چهل حدیث

مع اضافہ مشکلات کے حل کیلیے بارہ دعائیں

مولف: علامہ شیخ عباس قمی
مترجم: مولانا سید محمد اصغر نقوی

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

نام کتاب: چہل حدیث
مولف: علامہ شیخ عباس قمی
مترجم: مولانا سید محمد اصغر نقوی
طبع اول:
تعداد:
کمپوزر: مجاہد حسین حر
ٹائٹل:
قیمت:
ناشر: المعراج کمپنی لاہور پاکستان

اسلامی فقہ و اخلاقیات کا عظیم علمی ذخیرہ قرآن اور حدیث کی صورت میں ہم تک پہنچا ہے حدیث کا علم ابتداء اسلام سے کبھی زبانی اور کبھی کتابی شکل میں لوگوں کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے پیش کیا جاتا رہا ہے اور تاقیامت یہ عمل جاری و ساری رہے گا۔ خدا کا شکر ہے آج ہمیں بھی یہ سعادت نصیب ہو رہی ہے کہ ہم جناب شیخ عباس قمی کی چہل حدیث کا ترجمہ آپ تک پہنچا رہے ہیں۔

یہ کتاب پاکستان میں پہلی بار ترجمہ ہو کر شائع ہو رہی ہے ہم جناب مولانا سید محمد اصغر نقوی صاحب کے بے حد ممنون ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کا ترجمہ کیا اور ہمیں اس کی اشاعت کا موقع فراہم کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

المعراج کمپنی لاہور پاکستان

مقدمہ مولف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاہِرِیْنَ۔

حمد وثنا و صلوات و سلام کے بعد یہ فقیر عاصی عباس بن محمد رضا القمی اس طرح کہتا ہے کہ چالیس حدیثوں کے حفظ کی فضیلت و اہمیت کے بارے میں روایات مستفیضہ (تواتر کے قریب) وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک حدیث یہ ہے ۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلامُ قَالَ مَنْ حَفَظَ مِنْ شِیْعَتَنَا اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا بَعَثَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَالِمًا فَقِیْھًا وَلَمْ یُعَذِّبْہُ(امالی شیخ صدوق ۲۵۲)

امام جعفر صادق- نے فرمایا کہ " ہمارے شیعوں میں سے جو چالیس حدیثیں یاد کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم اور فقیہ کے طور پر قبر سے اٹھائے گا اور اسے عذاب بھی نہ دے گا ۔

احقر (شیخ محمد رضا القمی) نے اس رسالے میں چالیس حدیثیں جمع کی ہیں چونکہ میرا مقصد عوام کو فائدہ پہنچانا تھا لہٰذا میں نے احادیث کے ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اور اصل حدیث کا حوالہ اس میں درج کر دیا ہے اور اکثر احادیث کے نیچے ان سے مشابہ دو تین روایات فائدہ مند مطلب یا حکمت آمیز شعر میں نے لکھے ہیں ان میں سے اکثر کو میں نے اپنی کتاب منتہی الآمال (اردو میں احسن المقال) کی دوسری جلد سے نقل کیا ہے۔ اور اس کا ثواب میں نے اپنے والدین کی روح کو ہدیہ کیا ہے امید ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت واسعہ ہمارے شامل حال فرمائے اور ہمیں والدین کے ساتھ نیکی کرنے والوں میں شمار فرما کر عذاب سے محفوظ رکھے۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْہِ اُنِیْبُ

(میری تمام توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میرا بھروسہ اسی پر ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔)

پہلی حدیث

اول وقت میں نماز کی فضیلت

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ(صلی اللہ علیه و آله وسلم) اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ؟

قَالَ: اَلصَّلٰوةُ لَوْ وَقْتِهَا

ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ؟

قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَیْنِ

قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ؟

قَالَ: اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (وسا ئل الشیعه جلد۳صفحه ۸۲)

ترجمہ:۔

ابن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے سوال کیا کونسا عمل خدا کو پسند ہے؟

حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا: نماز کو ہر وقت بجالانا (یعنی نماز کو اول وقت میں اور فضیلت کے وقت میں ادا کرنا)۔

میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل ؟

حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔

میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا عمل ؟

حضرت(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

فقیر (شیخ عباس قمی(رحمۃ اللہ علیہ))فرماتے ہیں اسی مضمون کو شیخ کلینی(رحمۃ اللہ علیہ)نے منصور ابن حازم کے ذریعے امام جعفر صادق- سے نقل کیا ہے۔ نماز کو اول وقت میں بجالانے اور اس کی حفاظت کے بارے میں بہت زیادہ روایات منقول ہیں ایک روایت میں ہے کہ

"مشرق و مغرب میں کوئی گھر ایسا نہیں ملک الموت ہر دن رات میں پانچوں نمازوں کے اوقات میں اس کی طرف نہ دیکھتا ہو پس جب کسی ایسے شخص کی روح قبض کرنا چاہتا ہو جو نماز کا خیال رکھتا ہو اور اسے بر وقت بجا لاتا ہو تو ملک الموت اسے کلمہ شہادتین کی تلقین کرتا ہے(کلمہ شہادتین پڑھاتا ہے)اور شیطان ملعون کو اس سے دور کرتا ہے۔"

نیز معلوم ہونا چاہیے کہ والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی روایات بہت ہیں ایک روایات میں ہے کہ ایک جوان جہاد کا شوق رکھتا تھا لیکن اس کے والدین راضی نہیں تھے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے اسے حکم دیا :

" اپنے والدین کے پاس رہو اس خدا کی قسم جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے والدین کا تیرے ساتھ ایک دن کا انس تمہارے ایک سال تک جہاد کرنے سے بہتر ہے"۔

ابراہیم ابن شعیب نے امام جعفر صادق-کی خدمت میں عرض کی کہ میرا باپ بوڑھا اور کمزور ہوگیا ہے جب وہ رفع حاجت کا ارادہ کرتا ہے تو ہم اسے اٹھا کر لے جاتے ہیں

حضرت-نے فرمایا: اگر ہو سکے تو تم خود یہ کام کرو یعنی رفع حاجت کے لئے اسے اٹھا کر لے جاو اور اسے کھانا کھلاو کیونکہ تیرا باپ کل تیرے لیے جہنم سے بچنے کی ڈھال ہے۔

دوسری حدیث

ماں کے ساتھ نیکی کرنا

عَنْ ذَكَرِيَّا بِنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُنْتُ نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ وَحَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى اَبِىْ عَبْدِاللهِ فَقُلْتُ اِنِّىْ كُنْتُ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَ اِنِّىْ اَسْلَمْتُ فَقَالَ وَ اَىُّ شَىْءٍ رَأَيْتَ فِىْ الْاِسْلَامِ؟ قُلْتُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ

" مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَ لا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُا نُوْرًا نَّهْدِىْ بِه مَنْ نَّشَآءُ "

فَقَالَ لَقَدْ هَدَاكَ اللهُ ثُمَّ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ اِهْدِه ثَلاثًا

سَلْ عَمَّا شِئْتَ يَا بُنَىَّ

فَقُلْتُ اِنَّ اَبِىْ وَاُمِّىْ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَاَهْلَ بَيْتِىْ وَ اُمِّىْ مَكْفُوْفَةُ الْبَصْرِ فَاَكُوْنُ مَعَهُمْ وَاٰكُلُ فِىْ آنِيَتِهِمْ

فَقَالَ يَاْكُلُوْنَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ؟

فَقُلْتُ لا وَ لا يَمَسُّوْنَهُ

فَقَالَ لا بَاْسَ فَانْظُرْ اُمَّكَ فَبَرَّهَا فَاِذَا مَاتَتْ فَلا تَكِلْهَا اِلٰى غَيْرِكَ كُنْ اَنْتَ الَّذِىْ تَقُوْمُ بِشَاْنِهَا وَلا تُخْبِرَنَّ اَحَدًا اَنَكَ اَتَيْتَنِىْ حَتّٰى تَاْتِيَنِىْ بِمِنٰى اِنْشَآءَ اللهُ قَالَ فَاَتَيْتُه بِمِنٰى وَالنَّاسُ حَوْلَه كَاَنَّه مُعَلِّمُ صِبْيَانٍ هٰذَا يَسْاَلُه وَ هٰذَا يَسْاَلُه فَلَمَّا قَدِمْتَ الْكُوْفَةَ الْطَفْتُ لِاُمِّىْ وَ كُنْتُ اُطْعِمُهَا وَ اَفْلِىْ ثَوْبَهَا وَ رَأْسَهَا وَاَخْدِمُهَا

فَقَالَتْ لِىْ يَا بُنَىَّ مَا كُنْتَ تَصَعُ بِىْ هٰذَا وَاَنْتَ عَلٰى دَنِىْ فَمَا الَّذِىْ اَرٰى مِنْكَ مُنْذُهَا جَرَتْ فَدَخَلْتَ فِىْ الْحَنِيْفِيَّةِ

فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ وَلَدٌ نَبِيِّنَا اَمَرَنِىْ بِهٰذَا

فَقَالَتْ هٰذَا الرَّجُلُ هُوَ نَبِیٌّ

فَقُلْتُ لا وَ لٰکِنَّه اِبْنُ نَبِیٍّ

فَقَالَتْ یَا بُنَیَّ اِنَّ هٰذَا نَبِیٌّ اِنَّ هٰذِه وَصَایَا الْاَنْبِیَآءِ

فَقُلْتُ یَا اُمَّهُ اِنَّه لَیْسَ یَکُوْنُ بَعْدَ نَبِیِّنَا نَبِیٌّ وَلٰکِنَّه اِبْنُه

فَقَالَتْ یَا بُنَیَّ دُیْنُکَ خَیْرُ دِیْنٍ اِعْرِضْهُ عَلَیَّ فَعَرَضْتُه عَلَیْهَا فَدَخَلَتْ فِیْ الْاِسْلَامِ وَ عَلَمْتُهَا فَصَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاْءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ عَرَضَ لَهَا عَارِضٌ فِیْ الَّیْلِ فَقَالَتْ یَا بُنَیَّ اَعِدْ عَلَیَّ مَا عَلَّمْتَنِیْ فَاَعَدْتُّه عَلَیْهَا فَاَقَرَّتْ بِه وَمَاتَتْ فَلَمَّا اَصْبَحَتْ کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ الَّذِیْنَ غَسَّلُوْهَا وَکُنْتَ اَنَا الَّذِیْ صَلَّیْتُ عَلَیْهَا وَ نَزَلَتْ فِیْ قَبْرِہِ

(اصول کافی جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

ترجمہ:۔

ثقۃ الاسلام شیخ محمد ابن یعقوب کلینی قدس سرہ نے اپنی سند کے ساتھ زکریا ابن ابراہیم سے روایت کی ہے زکریا کہتا ہے کہ میں نصرانی تھا جو مسلمان ہو گیا اور حج کیلئے گیا وہاں امام جعفر صادق-کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ میں نصرانی سے مسلمان ہو گیا ہوں۔ حضرت-نے فرمایا کہ اسلام میں تو نے کیا دیکھا ہے۔میں نے کہا خدا کا یہ قول

(مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ وَ لا الْاِیْمَانُ وَ لٰکِنْ جَعَلْنٰهُاا نُوْرًا نَّهْدِیْ بِه مَنْ نَّشَآءُ)(سورہ شوریٰ آیت ۵۲)

(تو کیا جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان کو ہی جانتا تھا لیکن ہم نے اسے نور قرار دیا ہے اس شخص کے لئے جسے ہم ہدایت کرنا چاہیں)

ظاہراً اس آیت کو ذکر کرنے سے اس کی مراد یہ تھی کہ حضرت-کی خدمت میں عرض کرے کہ میرے اسلام کا سبب کوئی چیز نہیں تھی سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت کرنا چاہتا تھا۔ حضرت- نے فرمایا کہ خدا نے تجھے ہدایت کی پھر تین مرتبہ اس کے حق میں فرمایا:

اللّٰهُمَ اهْدِه

(خدایا اس کی ہدایت فرما)

اس کے بعد حضرت- نے فرمایا جو جی چاہے سوال کر۔

میں نے عرض کیا کہ میرے والدین اور گھر والے نصرانی ہیں اور میری ماں نابینا ہے میں انکے ساتھ رہتا ہوں انہیں کے برتنوں میں کھاتا ہوں

حضرت- نے فرمایا کیا وہ سور کا گوشت کھاتے ہیں؟

عرض کی نہ بلکہ سور کے گوشت کو ہاتھ بھی نہیں لگاتے۔

حضرت- نے فرمایا کہ ماں کی رعایت کر اور اس کے حق میں نیکی کر اور جب مرے تو اس کی میّت دوسروں کے حوالے نہ کرنا بلکہ خود اسے سنبھالنا اور اس ملاقات کے بارے میں کسی سے کچھ نہ کہنا اور منیٰ میں مجھے دوبارہ ملنا اس وقت کسی کو نہ بتانا کہ تو میرے پاس آیا ہے پس میں منیٰ میں حضرت- کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہے میں نے دیکھا کہ لوگوں نے حضرت- کے ارد گرد گھیرا ڈالا ہوا ہے جس طرح بچے استاد کے ارد گرد ہوتے ہیں ہر کوئی حضرت- سے سوال پوچھ رہا تھا پس جب میں کوفہ میں آیا تو اپنی ماں کے ساتھ بہت نرمی کے ساتھ پیش آنے لگا اور اس کی خدمت میں مصروف ہو گیا میں اسے کھانا کھلاتا اور اس کے سر اور لباس کو صاف کرتا۔

میری ماں نے ایک دن مجھ سے کہا اے فرزند عزیز! جب تو میرے دین میں تھا تو اس طرح میری خدمت نہیں کرتا تھا۔ کیا وجہ ہے کہ اسلام قبول کر لینے کے بعد میرا اتنا خیال رکھتا ہے؟

میں نے کہا کہ میرے پیغمبر(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ایک فرزند نے مجھے اس طرح کرنے کا حکم دیا ہے۔

میری ماں نے کہا کیا وہ پیغمبر ہے۔

میں نے کہا نہیں بلکہ پیغمبر کے فرزند ہیں۔

میری ماں نے کہا ایسے شخص کو پیغمبر ہونا چاہیے کیونکہ جو تعلیم اس نے تجھے دی ہے یہ تو پیغمبروں کی وصیت ہے۔

میں نے کہا: اماں جان ہمارے پیغمبر(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔

میری ماں نے کہا: اے بیٹا تیرا دین تمام ادیان میں سب سے بہتر ہے یہ دین میرے سامنے پیش کر اور بیان کر۔

پس میں نے دین اسلام بیان کیا اور میری ماں بھی اسلام میں داخل ہو گئی۔ میں نے اسے دین کے آداب سکھائے۔ پھر اس نے نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء پڑھی۔ اور اسی رات مرض الموت اسے عارض ہوئی تو مجھے بلا کر کہنے لگی اے میرے بیٹے تو نے جو کچھ مجھے سکھایا ہے اسے دوبارہ میرے سامنے دہراو۔ میں نے وہ سب کچھ دہرایا اور ماں نے اس کا اقرار کیا اور وفات پا گئی۔ جب صبح ہوئی تو مسلمانوں نے اسے غسل دیا اور میں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس کو خود قبر میں رکھا۔

"نعم ما قیل"

(کسی نے کیا خوب کہا ہے۔)

آبادی میخانہ زویرانی ما است

جمعیت کفر از پریشانی ما است

اسلام بذات خود ندارد عیبی
ہر عیب کہ ہست در مسلمانی ما است

(ترجمہ اشعار)
شراب خانے کی آبادی ہماری ویرانی کی وجہ سے ہے۔ کفر کی جمعیت اور تعداد میں روز افزوں اضافہ ہماری پریشان حالی اور دگر گونی کی وجہ سے ہے۔ اسلام کی ذات میں کوئی عیب نہیں ہے جو بھی عیب ہے وہ ہماری مسلمانی میں ہے۔

تیسری حدیث

زکوٰۃ نہ دینے کا بیان

شیخ کلینی نے امام جعفر صادق- سے روایت کی ہے۔
"قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
مَنْ مَّنَعَ قِراطًا مِنَّ الزَّكٰوةِ فَلْيَمُتْ اِنْ شَآءَ يَهُوْدِيًّا وَ اِنْ شَآءَ نَصْرَانِيًّا"
(میزان الحکمتجلد۴صفحہ۲۲۲)
ترجمہ:۔
امام جعفر صادق-نے فرمایا:
جو زکوٰۃ کی ایک قیراط مقدار روک لے (ادا نہ کرے)تو مرنے کے وقت چاہے یہودی کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے گا(ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں)۔
ایک قیراط اکیس دینار کاہے اور اسی مضمون کے قریب اس آدمی کے بارے میں روایت ہے کہ جو استطاعت رکھتا ہو اور حج نہ کرے حتیٰ اس کی موت واقع ہو جائے (یعنی مرنے تک حج نہ کرے) وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے گا (یعنی باوجود اس کے کہ وہ مسلمان تھا)۔

چوتھی حدیث

اصول اسلام

شیخ کلینینے امام محمد باقر-سے روایت کی ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلامُ: بُنِیَ الْاِسْلامُ عَلٰی خَمْسٍ

اِقَامَ الصَّلٰوۃَ،

وَ اِیْتَآءِ الزَّکٰوۃَ،

وَحَجِّ الْبَیْتِ،

وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانِ

وَ الْوِلایَۃِ لَنَا اَهْلَ الْبَیْتِ (الخصال ص ۳۰۷)

ترجمہ:۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔

(۱) نماز قائم کرنا

(۲) زکواۃ ادا کرنا

(۳) حج بیت اللہ

(۴) ماہ رمضان کے روزے

(۵) ہماری ولایت۔

پانچویں حدیث

روزہ کی فضیلت کے بارے میں

شیخ کلینیرحوم نے امام جعفر صادق-سے روایت کی ہے کہ حضرت نے اپنے آباء٪سے روایت کی کہ رسول خدا(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

اَلا اُخْبِرُکُمْ بِشَیءٍ اِنْ اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْہُ تَبَاعَدَ الشَّیْطَانُ عَنْکُمْ کَمَا تَبَاعَدَ الْمَشْرِقُ مِنَ الْمَغْرِبِ؟

قَالُوْا بَلٰی

قَالَ :

"اَلصَّوْمُ یُسَوِّدُ وَجْهَه

وَالصَّدَقَۃُ تُکَسِّرُ ظَهْرَه

وَ الْحُبُّ فِی اللهِ وَالْمَوَازَرَۃُ عَلَی الْعَمَلِ الصَّالِحِ یَقْطَعُ دَابِرَه

وَالْاَسْتَغْفَارُ يَقْطَعُ وَ تِيْنَه"

(میزان الحکمت جلد ۵ صفحہ ۹۳)

ترجمہ:۔

کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاوں کہ اگر تم اسے بجا لاؤ تو شیطان تم سے اس طرح دور ہو جائے جس طرح سے مشرق مغرب سے دور ہے؟

اصحاب نے عرض کی جی ہاں (ضرور بیان کیجئے)

حضرت- نے فرمایا:

روزہ شیطان کا چہرہ سیاہ کرتا ہے،

صدقہ اس کی کمر توڑتا ہے،

خدا کیلئے دوستی رکھنا اور نیک اعمال پر باہمی تعاون اس کی جڑ کو اکھاڑتا ہے،

استغفار کرنا اس کے دل کی رگ کو کاٹتا ہے،

اور ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ بدن روزہ ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّمَ "اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ"

ترجمہ:۔

رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا "روزہ جہنم سے بچنے کی ڈھال ہے۔"

چھٹی حدیث

والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور صلہ رحمی کرنا

شیخ صدوق مرحوم نے امام جعفر صادق- سے روایت کی ہے۔

" قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

" مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّخَفِّفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ فَلْيَكُنْ لِقَرَابَتِه وُصُوْلا وَ بِوَلِدَيْهِ بَارًا فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ هَوَّنَ اللهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَ لَمْ يَصِبْهُ فِيْ حَيَاتِه فَقَرًا اَبَدًا"

(میزان الحکمت ۔ جلد ۹۔ صفحہ ۲۶۰)

ترجمہ:۔

امام جعفر صادق-نے فرمایا:

"جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر سکرات موت کو آسان کر دے تو اسے چاہیئے کہ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے اور اپنے والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرے جب وہ ایسا کرے گا تو خداوندعالم موت کی دشواریوں کو اس پر آسان کردے گا اور زندگی میں وہ کبھی غریب وتنگ دست نہ ہوگا"۔

ساتویں حدیث

نماز شب (تہجد) کی ترغیب

شیخ کلینی مرحوم نے امام محمد باقر-سے روایت کی ہے۔

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلامُ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ دِیْکًا اَبْیَضَ عُنُقُہ تَحْتَ الْعَرْشِ وَ رِجْلاہُ فِیْ تُخُوْمِ الْاَرْضِ السَّابِعَةِ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَ جَنَاحٌ بِالْمَغْرِبِ لا تَصِیْحُ الدَّیْکَةُ حَتّٰی تَصْبَحُ فَاِذَا صَاحَ خَفَقَ بِجَنَاحَیْہِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہ شَیْءٌ فَیُجِیْبَہُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی مَا اٰمَنَ بِمَا تَقُوْلُ مَنْ یَحْلِفُ بِاِسْمِہ کَاذِبًا

(عقاب الاعمال صفحہ ۲۷۱)

ترجمہ:۔

تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایک سفید مرغ پیدا کیا ہے جس کی گردن عرش کے نیچے اور اس کے پاوں ساتویں زمین کے نیچے ہیں اس کا ایک پر مشرق میں اور ایک پر مغرب میں ہے۔ جب تک مرغ آواز (آذان) نہ دے اس وقت تک دوسرے مرغ آواز نہیں دیتے پس جب آذان کہتا ہے۔ تو کہتا ہے:

"پاک و منزہ ہے خدا وند بزرگ کوئی چیز اس کی مثال نہیں"۔

پس اللہ تعالیٰ اس کو جواب دیتا ہے اور فرماتا ہے جو کچھ تو کہتا ہے اگر کوئی اس کی معرفت رکھتا ہے تو میری جھوٹی قسم نہیں کھاتا یعنی جو میری عظمت بزرگی سے آگاہ ہو وہ میرے نام کی جھوٹی قسم نہیں کھاتا۔

مولف فرماتے ہیں کہ جھوٹی قسم کی مذمت میں بہت روایات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جھوٹی قسم اور قطع رحمی گھروں کو مکینوں سے خالی کرتے ہیں۔ اور جھوٹی قسم انسان کی آئندہ نسلوں اور اولاد کی تنگدستی اور غضب خدا کا باعث ہے اس عرشی مرغ کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔

ان روایات میں سے ایک یہ ہے کہ امام محمد باقر-فرماتے ہیں کہ

" خدا کا ایک فرشتہ ہے جو مرغ کی شکل کا ہے اس کے پنجے زمین کے نیچے ہیں اور اس کے پر ہوا میں ہیں اس کی گردن عرش کے نیچے جھکی ہوئی ہے جب آدھی رات گزر جاتی ہے تو کہتا ہے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلائِکَۃِ وَ الرُّوْحُ رَبَّنَا لا اِلٰہَ غَیْرُہ

بہت پاک و منزہ ہے بہت تقدیس اور تعریف والا ہے۔ فرشتوں اور روح (فرشتہ بزرگ) کا پروردگار ہمارا پروردگار رحم کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں)

اس ذکر کے بعد کہتا ہے۔

لِیَقُمِ الْمُتْہَدُوْنَ

یعنی نماز شب پڑھنے والے بیدار ہو جائیں

پس اس وقت باقی مرغ آواز کرتے ہیں پس وہ فرشتہ جو مرغ کی شکل کا ہے خدا کے حکم سے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پھر کہتا ہے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ لا اِلٰہَ غَیْرُہ لِیَقُمِ الذَّاکِرُوْنَ

یعنی بہت پاک و منزہ ہے ہمارا پروردگار اس کے سوا کوئی معبود نہیں ذکر خدا کرنے والوں کو نیند سے اٹھنا چاہیے۔

اور جب صبح طلوع کرتی ہے تو کہتا ہے۔

رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ لا اِلٰہَ غَیْرُہ لِیَقُمِ الْغَافِلُوْنَ

ہمارا پروردگار رحم کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں غافل لوگ نیند سے بیدار ہو جائیں"

(مرحوم شیخ عباسی قمی) فرماتے ہیں کہ میں نے اس روایت کے ذیل میں ان چند اشعار کو ذکر کرنا مناسب سمجھا ہے۔

دلا تا کی در این کاخ مجازی
کنی مانند طفلان خاک بازی

توئی آند ست پرو مرغ گستاخ
کہ بودت آشیان بیرون ازاین کاخ

چرا زان آشیان بیگانہ گشتی؟
چہ دونان مرغ این ویرانہ گشتی

بیفشان بال و پر ز آمیزش خاک
به پر تا کنگره ایوان افلاک

ببین در رقص ازرق طیلسانان
ردائے نور بر عالم فشانان

ہمہ دور جہان روزی گرفتہ
بہ مقصد راہ فیروزی گرفتہ

خلیل آسا در ملک یقین زن
نوائے لا اُحِبُّ آفِلِیْنَ زن

ترجمہ اشعار

اے دل تو کب تک اس مجازی قصر میں بچوں کی طرح مٹی میں کھیلتا رہے گا تو وہ فالتو گستاخ پرند ہے کہ ٹھکانہ اس محل سے باہر تھا کس لئے تو اپنے گھونسلے سے بیگانہ ہوگیا ہے کتنا پست ہو کر اس ویرانہ کا مرغ بن گیا ہے خاک کی ملاوٹ سے اپنے پر و بال جھاڑ افلاک کے ایوان کے کنگرہ تک پرواز کر کشادہ لباس والوں کو آسمان کے رقص میں دیکھ جو جہان پر نور کی چادر پھیلا رہے ہیں تمام جہان والے اپنی روزی لے چکے ہیں اور اپنی کامیابی منزل کی طرف جا رہے ہیں ابراہیم۔ خلیل اللہ کی طرح یقین کے دروازے کو دستک دے اور لا اُحِبُّ غافلین (یعنی میں غروب ہونے والوں کو پسند نہیں کرتا) کی آواز بلند کر۔

آٹھویں حدیث

غم نہ کرنے کے بارے میں

سَاَلَ الصَّادِقُ بَعْضِ اَهْلِ مَجْلِسِه فَقِيْلَ عَلِيْلٌ فَقَصَ◌َدَه عَائِدًا وَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِه فَوَجَدَه دَنِفًا فَقَالَ لَه اَحْسِنْ ظَنَّ◌َكَ بِاللهِ قَالَ اِمَّا ظَنِّىْ بِاللهِ فَحَسَنٌ وُلكِنْ غَمِّىْ لِبَنَاتِىْ مَا اَمَرَضَنِىْ غَيْرَ غَمِىْ بِهِنَّ فَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلامُ

الَّذِیْ تَرْجُوْهُ لِتَضْعِیْفِ حَسَنَاتِکَ وَ مَحْوَ سَیِّاٰتِکَ فَارْجِهِ لااِصْلاحِ حَالِبَنَاتِکَ اَمَّا عَمَلٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِه وَ سَلَّمَ قَالَ:

" لَمَّا جَاوَزْتُ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی وَبَلَغْتُ قَضْبَانَهَا وَ اَغْصَانَهَا وَ رَأَیْتُ بَعْضَ ثِمَارِ قَضْبَانَهَا اَثْدَأُوْهُ مُعَلَّقَةٌ یَقْطُرُ مِنْ بَعْضِهَا اللَّبَنِ وَ مِنْ بَعْضِهَا الْعَسَلِ وَ مِنْ بَعْضِهَا الدُّهْنُ وَ مِنْ بَعْضِهَا شِبْهُ دَقِیْقِ السَّمِیَّدِ وَ مِنْ بَعْضِهَا الثِّیَابِ وَ مِنْ بَعْضِهَا کَالنَّبْقِ فَیَهْوِیْ ذَالِکَ کُلُّه نَحْوَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ اَیْنَ مَقَرٌّ هٰذِهِ الْخَارِجَاتِ فَنَادَانِیْ رَبِّیْ یَا مُحَمَّد هٰذِه اُنْبِتُهَا مِنْ هٰذَا الْمَکَانِ لِاُغْذِ وَ مِنْهَا بَنَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اُمَّتِکَ وَ بَنِیْهِمْ فَقُلْ لِآبَآءِ الْبَنَاتِ لا تُضِیْقَنَّ صُدُوْرُکُمْ عَلٰی بَنَاتِکُمْ فَاِنِّیْ کَمَا خَلَقْتُهُنَّ اَرْزُقُهُنَّ"

(سفینۃ البحار صفحہ ۱۰۸، خرائج صفحہ ۲۸۴)

ترجمہ:۔

شیخ صدوق نے روایت کہ ہے کہ ایک دن امام جعفر صادق- نے اپنے صحابیوں میں سے ایک کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ہے ؟ بتایا گیا کہ وہ مریض ہے۔ حضرت- اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے۔ حضرت- نے دیکھا کہ وہ مرنے کے نزدیک ہے تو فرمایا کہ خدا کے باے میں اچھا گمان رکھ ۔وہ مرد کہنے لگا کہ میرا گمان خدا کے بارے میں اچھا ہے۔ لیکن بیٹیوں کے لئے غمناک ہوں ۔ اور مجھے فقط ان کے غم نے بیمار کیا ہے۔ حضرت- نے فرمایا: وہ خدا جس سے اپنی نیکیوں کے دگنا ہونے اور اپنے گناہوں کے مٹنے کی امید رکھتے ہو۔ اسی سے اپنی بیٹیوں کے حال کی اصلاح کی امید رکھو کیا تجھے معلوم نہیں کہ رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:

"شب معراج جب میں سدرۃ المنتہی سے گزرا اور جب سدرۃ المنتہی کی شاخوں کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ان شاخوں کے ساتھ بعض میوے لٹکے ہوئے ہیں اور بعض سے دودھ نکل رہا ہے اور بعض سے شہد اور بعض سے گھی اور بعض سے بہترین قسم کا سفید آٹا بعض سے لباس اور بعض سے بیری کی مانند کوئی چیز نکل رہی تھی اور یہ تمام چیزیں زمین کی طرف جارہی تھیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ یہ چیزیں کہاں اتر رہی ہیں ۔ جبرئیل- بھی اس وقت میرے ساتھ نہ تھے۔ پس میرے سر کے اوپر سے آواز پروردگار نے مجھے ندادی کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) میں نے اس درخت کو اس مقام پر اگایا ہے۔ جو تمام مکانات سے بلند ہے۔ اور یہ تیری امت میں سے مومنین کے بیٹوں اور بیٹیوں کی غذا ہے پس تم ہر بیٹی کے باپ کو کہہ دو کہ بیٹیا ں پیدا ہونے پر تمہارا دل تنگ نہیں ہونا چاہیے جس طرح میں نے ان کو پیدا کیا ہے ان کو روزی بھی دوں گا"۔

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے ذیل میں سعدی مرحوم کے اشعار نقل کرنا مناسب نظر آتا ہے۔

ترجمہ اشعار:۔

"ایک بچے کے دانت نکلنے لگے تو باپ سخت حسرت کر رہا تھا کہ اس کے لئے روٹی کہاں سے لاوں گا جب اس نے یہ بات اپنی عورت سے کہی تو اس عورت نے کیسا مردوں والا جواب دیا؟ کہ شیطان کے مرنے تک اس کے چکر میں نہ آنا جو دانت عطا کرتا ہے روزی بھی وہی دیتا ہے۔ جو خدا پیٹ کے اندر بچے کے نقش و نگار درست کرتا ہے وہ اس کی عمر متعین کرنے اور اس کو روزی فراہم کرنے کا ذمہ دار بھی ہے اگر کوئی شخص غلام خرید لائے تو اس کو روٹی بھی کھلاتا ہے پس کس طرح ممکن ہے جو خدا غلام پیدا کرے اور اس کی روزی کا بندوبست نہ کرے تیرا خدا پر اتنا بھروسہ بھی نہیں جو غلام کو اپنے آقا پر ہوتا ہے"۔

نویں حدیث

وہ افراد جن سے دوستی اور رفاقت نہیں کرنی چاہیئے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ اَوْصَانِيْ اَبِيْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ لا تَصْحَبَنَّ خَمْسَةً وَلا تُحَادِثْهُمْ وَلا تَرَافِقْهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ

فَقُلْتُ: جَعَلْتُ فِدَاکَ يَا اَبَةَ مَنْ هٰؤُلاءِ الْخَمْسَةَ؟

قَالَ: لا تَصْحَبَنَّ فَاسِقًا فَاِنَّه يَبِيْعُکَ بِاَکْلَةٍ فَمَا دُوْنَهَا

فَقُلْتُ: يَا اَبَةَ وَ مَا دُوْنَهَا

قَالَ: يَطْمَعُ فِيْهَا ثُمَّ لا يَنَالُهَا؟

قَالَ قُلْتُ: يَا اَبَةَ وَ مِنَ الثَّانِيْ؟

قَالَ:لاتَصْحَبَنَّ الْبَخِيْلَ بِکَ فِيْ مَالِه اَحْوَجُ مَا كُنْتُ اِلَيْهِ

قَالَ فَقُلْتُ: مِنَ الثَّالِثِ؟

قَالَ: لاتَصْحَبَنَّ كَذَّابًا فَاِنَّه بِمَنْزِلَةِ السَّرَابِ يُبَعِّدُ مِنْکَ الْقَرِيْبَ وَ يُقَرِّبُ مِنْکَ الْبَعِيْدَ

قَالَ: فَقُلْتُ وَمِنَ الرَّابِعِ؟

قَالَ: لاتَصْحَبَنَّ اَحْمَقَ فَاِنَّه يُرِيْدُ اَنْ يَنْفَعَکَ فَيَضُرُّکَ

قَالَ قُلْتُ: يَا اَبَةَ مِنَ الْخَامِسِ؟

قَالَ: لاتَصْحَبَنَّ قَاطِعَ رَحِمٍ فَاِنِّيْ وَجَدْتُه مَلْعُوْنًا فِيْ كِتَابَ اللّٰهِ فِيْ ثَلاثَةِ مَوَاضِعَ (کشف الغمہ جلد۲ صفحہ ۸۱۔ بحارالانوار جلد ۷۸ صفحہ ۱۳۷)

ترجمہ:۔

امام محمد باقر۔نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار نے مجھے ان کلمات کے ساتھ نصیحت فرمائی:

" اے بیٹا پانچ قسم کے آدمیوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ ان کے ساتھ بات نہ کرو۔ ان کے ہمسفر نہ بنو۔

میں نے عرض کی آپ- پر قربان جاوں وہ کون ہیں؟

فرمایا فاسق کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ وہ تجھے ایک لقمہ بلکہ اس سے بھی کم پر فروخت کر دے گا۔

میں نے عرض کی ابا جان ایک لقمہ سے کم کا کیا مطلب؟

فرمایا کہ لقمہ کے لالچ میں وہ تجھ کو فروخت کر دے گا لیکن اس لقمہ تک نہ پہنچ سکے گا۔

میں نے عرض کی اے اباجان دوسرا کون ہے؟

فرمایا کہ بخیل کے ساتھ دوستی نہ کر۔ کیونکہ جب تجھے اس کے مال کی سخت ضرورت پڑے گی تو وہ تجھے اس وقت اس سے محروم رکھے گا۔

میں نے سوال کیا تیسرا کون ہے؟

فرمایا: بہت جھوٹ بولنے والے کے ساتھ نہ بیٹھ۔ کیونکہ وہ سراب کی طرح ہے جو تجھے نزدیک کی چیز دور کر کے اور دور کی چیز نزدیک کر کے دکھائے گا(سراب یہ ہے کہ سورج کی دھوپ دوپہر کے وقت جب ہموار زمین پر پڑتی ہے تو اس زمین سے چمک دمک اس طرح نظر آتی ہے جیسے پانی موجیں مار رہا ہو۔ گمان ہوتا ہے کہ وہاں پانی زمین پر جاری ہے حالانکہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی)۔

میں نے عرض کی کہ چوتھا شخص کون ہے؟

فرمایا: احمق ہے ۔کیونکہ وہ تجھے فائدہ پہنچانا چاہے گا لیکن اپنی نادانی اور حماقت کی وجہ سے تجھے نقصان پہنچادے گا۔

میں نےپوچھا پانچواں شخص کون ہے؟

فرمایا: قطع رحمی کرنے والے کے ساتھ نہ بیٹھ ۔ کیونکہ قرآن میں تین مقامات پر میں نے اسے ملعون پایا ہے۔

دسویں حدیث

علم اور علماء کی فضیلت

قَالَ مُحَمَّدُ ابْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَالِمٌ يَنْتَفِعُ بِعِلْمِه اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ اَلْفَ عَابِدٍ

ترجمہ:۔

امام محمد باقر-نے فرمایا "ایسا عالم جو اپنے علم سے فائدہ اٹھاتا ہے ستر ہزار عابد سے بہتر ہے"

مولف(محدث شیخ عباس قمی)فرماتے ہیں کہ علم اور علماء کی فضیلت میں بے شمار روایات ہیں جن میں سے ایک روایت یہ ہے
۔

" ایک عالم افضل ہے ہزار عابد سے اور ہزار زاہد سے۔اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی سورج کی باقی ستاروں پر اور ایک رکعت نماز جو عالم فقیہ پڑھتا ہے عابد کی ستر ہزار رکعت سے افضل ہے اور علم کے ساتھ سو جانا جہالت کی حالت میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے جب ایک مومن مرے اور ایک ورقہ چھوڑ جائے جس پر علم لکھا ہوا ہو تو وہ ورقہ قیامت کے دن اس شخص کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جائے گا۔اور اللہ تعالیٰ ہر لفظ کے بدلے میں(جو ورقہ میں لکھا ہوا ہے)اسے ایک شہر عطا کرے گا۔جو دنیا سے سات گنا بڑا ہو گا۔اور جب عالم مرتا ہے تو اس پر فرشتے روتے ہیں، وہ زمین روتی ہے جہاں جہاں اس نے خدا کی عبادت کی تھی اور آسمان کے وہ دروازے روتے ہیں جن سے گزر کر اس کے اعمال اوپر جاتے تھے اور اسلام میں ایک ایسا رخنہ اور شگاف سا پڑ جاتا ہے۔جسے کوی چیز پر نہیں کر سکتی کیونکہ مومن علماء ان قلعوں کی طرح اسلام کے قلعے ہیں جو شہر کے ارد گرد بنائے جاتے ہیں۔اور علماء کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا ثواب کئی گنا ہوتا ہے ۔اسی طرح علماء کو صدقہ دینا بھی کئی گنا ثواب رکھتا ہے۔

چنانچہ شیخ شہید نے روایت نقل کی ہے۔کہ

"مسجد جامع کے علاوہ کسی جگہ پر عالم کے پیچھے نماز پڑھیں تو دو ہزار رکعت کا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں نماز پڑھیں تو ایک لاکھ رکعت کا ثواب ملتا ہے"۔

حضور اکرم(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کا فرمان ہے :

"علماء کو ایک روپیہ صدقہ دینا سات ہزار روپے کے برابر ہے اور علماء کے ساتھ بیٹھنا عبادت ہے"۔

مولا علی-کا فرمان ہے:

"ایک گھڑی علماء کے ساتھ بیٹھنا خدا کو ہزار سال کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔اور علماء کے گھر کے دروازے کی طرف دیکھنا عبادت ہے"۔

اور حضرت علی-کا فرمان ہے

"عالم کی طرف دیکھنا خدا کے نزدیک خانہ کعبہ میں اعتکاف سے زیادہ پسندیدہ ہے"

(مولف شیخ عباس قمی)فرماتے ہیں کہ یہ بات مخفی نہ رہے کہ علم کی فضیلت اس وقت ہے ۔کہ اس کے ساتھ عمل بھی ہو۔اور یہ دونوں گرانبھا موتی اکٹھے ہوں۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ "اَشْقَى النَّاسَ مَنْ هُوَ مَعْرُوْفٌ عِنْدَ النَّاسِ مَجْهُوْلٌ بِعَمَلِه"

ترجمہ:۔

حضرت عیسیٰ- نے فرمایا کہ "لوگوں میں سب سے زیادہ شقی اور بد بخت وہ ہے جو لوگوں کے نزدیک علم میں معروف و مشہور ہو اور عمل میں مجہول (اور غیر معروف)ہو"۔

گیارہویں حدیث

حیاء کی فضیلت

قَالَ مُحَمَّدُ ابْن عَلِيٍّ اَلبَاقِرُ عَلَيْهُمَا السَّلامُ اَلْحَيَآءُ وَالْاِيْمَانُ مَقْرُوْنَانِ فِيْ قَرْنٍ وَاحِدٍ فَاِذَا ذَهَبَ اَحَدَ هُمَا تَبِعَه صَاحِبَه"

(تحف العقول صفحہ ۲۱۷)

ترجمہ:۔

حضرت امام محمد باقر- نے فرمایا کہ

"حیاء اور ایمان ایک ہی رسی میں اکٹھے ہیں اور یہ دونوں گرانبھا گوہر ایک ہی دھاگے میں پروئے ہوئے ہیں جب ان میں سے ایک چلا جاتا ہے تو دوسرا بھی ہاتھ سے نکل جاتا ہے"۔

مولف (شیخ عباس قمی) فرماتے ہیں حیاء کی فضیلت میں بہت روایات ہیں اور حیاء کے حق میں یہی کافی ہے کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے حیا کو اسلام کا لباس قرار دیا ہے اور فرمایا ہے

"اَلْاِسْلاٰمُ عُرْيَانٌ فَلِبَاسُه اَلْحَيَاْءُ"

یعنی "اسلام عریاں ہے اس کا لباس حیاء ہے"

جس طرح بدن کا ظاہری لباس شرمگاہیں اور جسم کے دیگر عیب چھپاتا ہے اسی طرح حیاء ایک باطنی لباس ہے جو قباحتوں اور بری خصلتوں کو دوسروں سے اوجھل رکھتا ہے امام جعفر صادق-کا ایک صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ امام- نے جو قمیض پہن رکھی ہے اسے پیوند لگا ہے وہ ٹکٹکی لگائے پیوند کو تعجب سے دیکھ رہا تھا امام- نے اس تعجب کا سبب پوچھا تو عرض کرنے لگا میری نظر پیوند پر ہے جو آپ- کے گریبان پر لگا ہوا ہے حضرت- نے فرمایا اس کتاب کو اٹھا کر پڑھ ۔راوی کہتا ہے حضرت- کے پاس ایک کتاب پڑی ہوئی تھی اس نے اٹھا کر اس میں نظر کی تو لکھا ہوا تھا

"لاايْمَانَ لِمَنْ لاحَيَآءَ لَه وَلا مَالَ لِمَنْ لا تَقْدِيْرَ لَه وَلا جَدِيْدَ لِمَنْ لا خَلْقَ لَه"

ترجمہ:۔

"جس میں حیاء نہیں اس میں ایمان نہیں اور جو معاش میں حساب و کتاب اور اندازہ نہیں رکھتا اس کا مال نہیں ہوتا اور جس کے پرانا نہیں اس کے پاس نیا نہیں "۔

(اسکی تفصیل حدیث نمبر ۱۸ میں بیان ہوگی)

بارہویں حدیث

وصیت حضرت امام جعفر صادق-

شیخ ابو الفتوح رازی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت امیر المومنین-’حضرت صدیقہ طاہرہ فاطمۃالزہرا=ا کے دفن سے فارغ ہوئے تو قبرستان کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا:۔

" اَلسّلامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحْنُ لَكُمْ خَلَفٌ وَاِنَّا اَنْشَآءَ اللّٰهِ بِكُمْ لاٰحِقُوْنَ اَمَّا الْمَسَاكِنُ فَقَدْ سُكِنَتْ وَاَمَّا الْاَزْوَاجُ فَنُكِحَتْ وَاَمَّا الْاَمْوَالُ فَقُسِمَتْ هٰذَا خَبَرٌ مَا عِنْدَنَا فَلَيْتَ شِعْرِىْ مَا خَبَرٌ مَا عِنْدَكُمْ؟ ثُمَّ قَالَ اَمَّا اِنَّهُمْ اِنْ نَطَقُوْا لَقَالُوْا وَجَدْنَا التَّقْوٰى خَيْرَ زَادٍ[۱]"

(میزان الحکمت ۔جلد۹۔ صفحہ۲۵۳۔ بحار الانوار جلد۷۸)

ترجمہ:۔

"قبروں میں رہنے والو! تم پر سلام ہو تم ہم سے پہلے جا چکے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں اور انشاء اللہ تم سے جلد ملحق ہوں گے تمہارے اعمال تقسیم ہو چکے ہیں۔ تمہارے گھروں میں دوسرے آباد ہو چکے ہیں۔ تمہاری بیویوں کے نکاح کہیں اور پڑھ دیئے گئے ہیں۔ یہ وہ خبر تھی جو ہمارے پاس تھی تمہارے پاس کیا خبر ہے۔ کسی نے (جواب میں) کہا جو کچھ ہم نے کھایا وہ ہمارا فائدہ تھا۔ اور جو کچھ ہم نے آگے بھیجا اسے ہم نے پا لیا اور جو چھوڑ آئے ہیں نقصان کیا۔

(۱) محدث قمینقل کرتے ہیں امام جعفر صادق-نے ایک وصیت کی خواہش رکھنے والے ایک شخص سے فرمایا:

"سفر آخرت کے لئے زاد راہ اکٹھا کرو ۔ اور جانے سے پہلے اسے بھیج دو تا کہ تمہیں مرتے وقت دوسروں سے التماس اور وصیت نہ کرنی پڑے کہ وہ بعد میں تمہارے لئے یہ زاد راہ بھیج دیں"[2]۔

---

(۱) اس حدیث کی عربی عبارت میں نے میزان الحکمت سے نقل کی ہے۔ شیخ عباس قمی نے اسے ابو الفتوح رازی کی کتاب سے لیا ہے لہذا عبارات میں فرق ہے۔ البتہ جتنی چہل حدیث میں تھیں میں نے ان سب کا ترجمہ کر دیا ہے۔ مترجم

(2) یہ حدیث مختلف کتابوں میں مختلف عبارات کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔ جناب شیخ عباس قمی مرحوم نے اس حدیث کو فارسی میں نقل کیا ہے عربی نہیں لکھی۔ میں نے فقط فارسی عبارت کا ترجمہ کیا ہے۔ مترجم

تیرھویں حدیث

نامحرم عورت کی طرف نگاہ کرنے کی مذمت

شیخ صدوقحضرت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے نقل کرتے ہیں۔

"مَنْ مَلاءَ عَیْنَه مِنْ اِمْرَئَةٍ حَرَامًا حَشَرَهُ اللهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُسَمَّرًا بِمَسَامِیْرَ مِنْ نَارٍ حَتّٰی یَقْضِیَ اللهُ تَعَالٰی بَیْنَ النَّاسِ ثُمَّ یُوْمَرُ بِه اِلَی النَّارِ"

(سفینۃالبحارجلد۲صفحہ ۱۷۱)

ترجمہ:۔

"جو بھی نامحرم عورت کی طرف بھرپور نگاہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس طرح محشور فرمائے گا کہ آگ کی میخیں اس میں پیوست ہوں گی اور اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کے حساب کتاب سے فارغ ہو کر حکم دے گا کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے (یعنی اتنی مدت اسے اذیت ناک انتظار میں گذارنا پڑے گی)۔"

شیخ صدوقنے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے ایک طولانی حدیث نقل کی ہے۔

"جو شخص کسی نامحرم عورت سے مصافحہ کرے تو قیامت کے دن لوہے کا طوق اس کی گردن میں ہو گا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو گا ۔پس حکم دیا جائے گا کہ اسے آگ میں پھینک دو۔ اور جو شخص ایسی عورت کے ساتھ مذاق کرے جس کا وہ مالک نہ ہو یعنی اپنی بیوی اور کنیز کے علاوہ کسی عورت سے مذاق کرے تو ہر لفظ کے بدلے میں ہزار سال محبوس ہو گا"۔

اور فرمایا کہ:

"جو شخص کسی عورت یا کنیز کے ساتھ فعل حرام کر سکتا تھا مگر خوف خدا کی وجہ سے بچا رہا تو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا۔ اور قیامت کے بڑے خوف سے اسے محفوظ رکھے گا بہشت میں داخل کر دے گا"۔

چودھویں حدیث

چار چیزوں کے چھپانے کے بارے میں

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَاقِرُعلَیْهِ السَّلَامُ:

"اَرْبَعٌ مِنْ كُنُوْزِ الْبِرّ

; كِتْمَانُ الْحَاجَةِ

; وَ كِتْمَانُ الصَّدَقَةِ

; وَ كِتْمَانُ الْوَجْعِ

; وَ كِتْمَانُ الْمُصِیْبَةِ

;(تحف العقول صفحہ۲۱۶)

ترجمہ:۔

امام محمد باقر-نے فرمایا:

"چار چیزیں نیکی اور اچھائی کے خزانوں میں سے ہیں

; اپنی حاجت،

; صدقہ،

; درد

; اور مصیبت کو چھپانا "۔

(محدث قمی)کہتے ہیں کہ کتاب مجموعہ ورام میں احنف سے روایت نقل ہوئی ہے جسے ذکر کرنا مناسب ہے (مصنف کہتے ہیں کہ)میں نے اپنے چچا صعصعہ سے شکم درد کی شکایت کی تو اس نے مجھے ڈانٹ کر کہا:

اپنے جیسے انسان کے سامنے اپنے درد کی شکایت نہ کر کیونکہ جس کے سامنے شکایت کرے گا۔اگ تو وہ شخص تیرا دوست ہو گا تو وہ پریشان ہو گا اور اگر دشمن ہوا تو سن کر خوش ہو گا اسی طرح تجھے کوئی درد عارض ہوا ہے تو اس کی شکایت مخلوق کے سامنے نہ کر۔جو اپنا درد دور کرنے سے قاصر ہے تو تیرا درد دور کرنا اس کے بس میں کیونکر ہو گا۔تجھے ایسی ذات کے سامنے عرض کرنا چاہیے جس نے تجھے اس درد میں بتلا کیا ہے۔ وہ قدرت رکھتا ہے کہ تجھ سے وہ درد دور کرے اور کشائش عنایت فرمائے۔ اے بھتیجے چالیس سال ہو گئے ہیں کہ میری ایک آنکھ کی بینائی چلی گئی ہے۔اس آنکھ کے ذریعے کوہ و بیاباں کی کوئی چیز دکھای نہیں دیتی۔ لیکن میں نے ابھی تک اس کا ذکر اپنے اہل وعیال سے نہیں کیا۔

پندرھویں حدیث

مومن کی حاجت پوری نہ کرنے کی مذمت

رَوَیَ اَبَانُ ابْنُ تَغْلِبُ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلامُ:

اَیُّمَا مُؤمِنٍ سَاَلَ اَخَاہُ الْمُؤْمِنُ حَاجَۃً وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی قَضَائِھَا فَرَدَّہ عَنْھَا سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْہِ شُجَاعًا فِیْ قَبْرِہ یَنْھَشُ مِنْ اَصَابِعِہ (عدۃالداعیصفحہ۱۹۰)

ترجمہ:۔

شیخ اجل ابن فہد حلی نے ابان بن تغلب کے ذریعے امام جعفر صادق-سے روایت نقل کی ہے:

"جب کوئی شخص اپنے مومن بھائی سے کوئی کام کہے اور وہ کر سکنے کے با وجود انجام نہ دے۔تو اللہ تعالیٰ قبر میں اس پر بہت بڑا سانپ مسلط کرے گا۔جس کا نام شجاع ہے ۔جو ہمیشہ اس کی انگلیوں کو ڈستا رہے گا"۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ

"وہ سانپ اس کی انگلی کو ڈستا رہے گا قیامت تک(یعنی اس آدمی کے بخشے جانے یا عذاب میں بتلا ہونے تک)"۔

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں دینی بھائیوں کی حاجت روائی کے بارے میں بہت سی روایات ہیں۔امام باقر-سے مروی ہے:

"جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر سترہزار فرشتوں کا سایہ کرتا ہے اور حاجت روائی کے لئے اٹھائے جانے والے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک برائی مٹا دی جائے گی اور ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا۔اور جب اس کے کام سے فارغ ہو گا تو اس کے لئے حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا"۔

حضرت امام جعفر صادق-سے منقول ہے:

"مومن بھائی کی حاجت پوری کرنا حج ،حج اور حج ہے۔حتیٰ کہ دس بار آپ نے تکرار فرمایا ہے"

روایت میں آیا ہے کہ

"جب بنی اسرائیل میں کوئی عابد عبادت کی حد کو پہنچ جاتا تھا۔تو تمام عبادات سے لوگوں کی حاجت کے لئے کوشش کرنے کو اختیار کرتا تھا"۔

اور جناب شاذان ابن جبرائیل قمی نے رسول اکرم(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے روایت کی ہے کہ شب معراج حضور اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے جنت کے دوسرے دروازے پر یہ کلمات لکھے ہوئے دیکھے

"ہر چیز کا وسیلہ ہے اور آخرت میں خوشی کا وسیلہ چار چیزیں ہیں یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنا ،بیوہ عورتوں پر مہربانی کرنا ، مومنین کی حاجات پوری کرنا ، فقیروں اور مسکین لوگوں کی خبر گیری اور خدمت کرنا "۔

لہٰذا علماء 'بزرگان دین اور مومنین کی حاجات پوری کرنے کے لئے بہت اہتمام کرتے تھے چنانچہ اس موضوع سے متعلق بہت سے واقعات نقل ہوئے ہیں جن کا ذکر یہاں پر طول کا سبب بنے گا۔

سولھویں حدیث

مومنین کو خوش کرنے کے بارے میں

شیخ کلینی و صدوق نے سدید صیرفی سے ایک طولانی حدیث نقول کی ہے۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ:

"اِذَا بَعَثَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ قَبْرِه خَرَجَ مَعَهُ مِثَالُ يُقَدِمُه اَمَامَه كُلَّمَا رَاٰیَ الْمُؤْمِنُ هَوْلًا مِنْ اَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ لاٰ تَفْزَعُ وَ لاٰ تَحْزَنْ وَاَبْشِرْ بِالسُّرُوْرِ وَ الْكَرَامَاتِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَتّٰی يَقِفَ بَيْنَ يَدَیِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّفَيُحَاسِبُه حِسَابًا يَسِيْرًا وَ يَاْمُرُ بِه اِلَی الْجَنَّةِ وَ الْمِثَالُ اَمَامَه فَيَقُوْلُ لَهُ الْمُؤْمِنُ يَرْحَمُکَ اللّٰهُ نِعْمَ الْخَارِجُ خَرَجْتَ مَعِیْ مِنْ قَبْرِیْ وَمَا زِلْتَ تَبْشِرُنِیْ بِالسُّرُوْرِ وَالْكَرَامَاتِ مِنَ اللّٰهِ حَتّٰی رَاَيْتَ ذَالِکَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ؟ فَيَقُوْلُ اَنَا السُّرُوْرُ كُنْتَ اَدْخَلْتَ عَلٰی اَخِيْکَ الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْيَاخَلَقَنِیَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ"

(اصول کافیجلد۳صفحہ۲۷۳)

ترجمہ:۔

امام جعفر صادق-نے فرمایا:

"جب اللہ تعالیٰ مومن کو قبر سے اٹھائے گا تو اس کے ساتھ ایک مثالی صورت بھی قبر سے نکلے گی جو اس کے آگے آگے ہوگی پس قیامت کی ہولناکی جب وہ مومن دیکھے گا۔تو مثالی صورت اسے کہے گی پریشان نہ ہو ڈر نہیں تجھے خدا کی طرف سے سرور اور عزت و کرامت کی خوشخبری ہو اسے لگاتار یہ حوصلہ و تسلی ملتی رہے گی۔یہاں تک کہ جب حساب کے مقام پر وہ مومن پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا۔ اس پر بھی وہ صورت خوشخبری دے گی۔اللہ تعالیٰ اسے جنت میں جانے کا حکم دے گا۔وہ مثالی صورت مومن کے آگے آگے ہوگی تو مومن اس سے کہے گا خدا تم پر رحمت کرے تم میرے لئے بہترین ساتھی تھے۔تم میری قبر سے میرے ساتھ نکلے ہو اور مسلسل مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشی اور کرامت کی بشارت دیتے رہے ہو یہاں تک کہ میں نے وہ سرور و کرامت خود دیکھی ہے۔اب یہ بتاو تم کون ہو؟ وہ کہے گی کہ تو نے دنیا میں اپنے مومن بھائی کو خوش کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خوشی سے پیدا کیا ہے تاکہ تمہیں روز قیامت خوش رکھ سکوں"۔

سترھویں حدیث

صلہ رحمی اور امانت کے بارے میں

علامہ مجلسینے ثقہ جلیل حسین ابن سعید اھوازیسے اور انھوں نے امام محمد باقر- سے روایت کی ہے کہ حضرت- نے فرمایا کہ ایک آدمی نے جناب ابوذر(رحمۃ اللہ علیہ) کو بکریوں کی بچے پیدا ہونے کی خوشخبری دی کہ تمہیں بشارت ہو کہ تمہاری بکریوں نے بچے دیئے ہیں اور اب بہت زیادہ ہو گئی ہیں۔جناب ابو ذر (رحمۃ اللہ علیہ)نے کہا ان کا زیادہ ہونا مجھے خوش نہیں کرتا اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے پس جو کم ہو لیکن کفالت کرے اس زیادہ سے بہتر ہے جو انسان کو اپنی طرف مشغول کر لے کیونکہ میں نے پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے سنا ہے:

"يَقُوْلُ عَلٰى حَافَتِى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلرِّحْمُ وَ الْاَمَانَةُ فَاِذَا مَرَّ عَلَيْهِ الْوُصُوْلُ لِلرَّحِمِ الْمُؤَدِّى الْاَمَانَةِ لَمْ يَتَكَفَاءَ بِه فِى النَّارِ"(سفینۃ البحار جلد ا صفحہ ۴۱)

ترجمہ:۔

پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:

"پل صراط کے دونوں طرف قیامت کے دن رحم اور امانت ہوں گے پس جب قریب سے صلہ رحمی کرنے والا، امانت ادا کرنے والا گزرے گا تو وہ دونوں اس کو جہنم میں گرنے سے بچائیں گے"

اور ایک اور روایت میں ہے کہ

"اگر قطع رحمی کرنے والا اور امانت میں خیانت کرنے والا گذرے گا تو اسے وہاں کوئی عمل فائدہ نہ دے گا۔بلکہ پل صراط اسے جہنم میں گرا دے گی"۔

اٹھارہویں حدیث

روزگار زندگی میں حساب و کتاب رکھنے کے بارے میں

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَلْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

"اَلْكَمَالُ كُلُّ الْكَمَالِ اَلتَّفَقُّهُ فِىْ الدِّيْنِ وَ الصَّبْرُ عَلَى النَّائِبَةِ وَ تَقْدِيْرُ الْمَعِيْشَةِ"

(تحف العقول صفحہ ۲۱۳)

ترجمہ:۔

امام محمد باقر-نے فرمایا:

"سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ دین کو اچھی طرح سے سمجھا جائے' مصیبت پر صبر کیا جائے' اخراجات زندگی میں حساب و اندازہ گیری کو دخل حاصل ہے"۔

شیخ عباس قمیکہتے ہیں کہ آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی ماہانہ آمدنی کا اندازہ لگائے اور اس کے مطابق خرچ کرے پس جب کسی کی آمدنی تین روپے ہو تو اسے چاہیے کہ روزانہ ایک روپیہ (یعنی اپنی آمدنی کا ایک تہائی) خرچ کرے اور اس سے زیادہ خرچ نہ کرے اگر اتفاقاً ایک دن زیادہ خرچ کرے تو دوسرے دن کم خرچ کرے۔تا کہ سوال کرنے اور قرض اٹھانے کی ذلت سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ استاد ثقۃ الاسلام نوری کتاب مستدرک الوسائل کے خاتمہ میں نقل کرتے ہیں :

ملا علامہ محمد تقی مجلسی کی والدہ عارفہ مقدسہ صالحہ تھی ان کے تقویٰ کے بارے میں نقل ہوا ہے کہ جب ان کے شوہر ملاً مقصودعلی سفر پر جانے لگے تو اپنے بیٹوں ملا محمد تقی مجلسی اور ملا محمد صادق کو علامہ مقدس وپرہیزگار ملا عبداللہ شوشتری کے پاس تحصیل علم دین کے لئے لے آئے اور ان کی خدمت میں درخواست کی کہ ان کی تعلیم کا خیال رکھیں اس کے بعد سفر پر چلے گئے۔

پس ان دنوں میں عید آئی جناب ملا عبداللہ نے تین تومان (ایرانی سکہ) ملا محمد تقی مجلسی کو دیئے اور فرمایا کہ انہیں اپنی معاشی ضروریات کے لئے خرچ کرے انہوں نے فرمایا کہ ماں کی اجازت اور اطلاع کے بغیر خرچ نہیں کر سکتے۔جب اپنی والدہ کی خدمت میں آئے تو ان کو سارا قصہ بتایا تو ماں نے بتایا کہ تمہارے باپ کی ایک دکان ہے جس کا غلہ چودہ روپے کا ہے اور وہ تمہارے اخراجات کے برابر ہے۔جس طرح میں نے تمہارے لئے تقسیم اور معین کیا ہے اس عرصے میں تمہاری یہ عادت بن گئی ہے۔ اب اگر یہ تین تومان لے لوں تو تمہارے لئے معیشت میں خرابی پیدا ہو جائے گی۔یہ پیسے ختم ہو جائیں گے اور تم پہلی عادت بھلا دو گے۔پھر اپنے کم اخراجات پر صبر نہ کر سکو گے تو میں بھی مجبور ہو جاوں گی کہ اکثر اوقات تمہاری تنگدستی کی شکایت ملا عبداللہ اور دوسروں کے پاس لے جاوں اور یہ کام ہماری شان کے لائق نہیں ہے۔

پس یہ بات ملا عبداللہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے ان دونوں بھائیوں کے حق میں دعا کی اور ان کی دعا خدا نے قبول کی اور اس جلیل سلسلہ کو دین کے حامیوں اور شریعت سید المرسلین پیغمبر آخر الزمان(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے مروجین اور پھیلانے والوں میں قرار دیا اور خدا ان میں سے علامہ مجلسی جیسی شخصیت کو سامنے لایا۔

فائدہ

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس حدیث میں سختیوں اور مصیبتوں میں صبر کی ترغیب دلا ئی گئی ہے صبر کی تعریف و مدح میں روایات اور حکایات بہت ہیں میں یہاں پر ایک روایت اور حکایت پر اکتفا کرتا ہوں ۔

امام جعفر صادق-سے منقول ہے:

"جب مومن کو قبر میں داخل کرتے ہیں تو نماز اس کے دائیں طرف اور زکوٰۃ اس کے بائیں طرف ہوتی ہے۔ اس کی نیکی اس کے سر کی طرف اور صبر اس کے ایک طرف کھڑا ہو جاتا ہے ۔ جب سوال کرنے والے دو فرشتے آتے ہیں تو صبر نماز، زکوٰۃ اور نیکیوں کو کہتا ہے کہ اپنے ساتھی کا خیال رکھو اور اس کی حفاظت کرو جب تم عاجز ہو جاؤ تو اس کے ساتھ ہوں"۔

حکایت

بعض تاریخوں میں نقل ہوا کہ کسریٰ حکیم بزر جمہر پر غضبناک ہوا اور حکم دیا کہ اسے ایک اندھیری جگہ پر قید کردیں اور زنجیروں اور طوقوں میں جکڑ دیں کچھ دن اسی حالت میں گزر گئے کسریٰ نے ایک دن کسی کو بھیجا کہ اس کی خبر لے آو اور اس کا حال معلوم کرو جب وہ آدمی دیکھنے کو آیا تو اس نے اس حکیم کو پر سکون و آرام اور خوشحال اطمینان کی حالت میں دیکھا تو وہ دیکھنے والا کہنے لگا تو اتنی تنگی اور سختی کی حالت میں ہے لیکن یوں لگ رہا ہے کہ تو بہترین آسائش و آرام میں زندگی گزار رہا ہے۔ (آخر وجہ کیا ہے) حکیم بزرگ نے کہا کہ میں نے چھ چیزوں کا ایک معجون تیار کیا ہے اسے استعمال کرتا ہوں اسی وجہ سے میرا وقت اس طرح خوشی میں گزر رہا ہے تو وہ کہنے لگا معجون ہمیں بھی بتاتا کہ سختیوں اور مشکلات کے وقت استعمال کرکے ہم بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ تو حکیم نے کہا وہ چھ چیزیں یہ ہیں:۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر اعتماد و بھروسہ

(۲) جو کچھ مقدر میں ہے وہ ہو کر رہے گا

(۳) آزمائش میں بتلا شخص کیلئے صبر سب سے بہترین چیز ہے

(۴) اگر صبر نہ کروں تو کیا کروں

(۵) اس مصیبت سے زیادہ سخت مصیبت بھی ہو سکتی ہے

(۶) ایک گھڑی سے دوسری گھڑی تک کشائش و آزادی کی امید ہے۔

جب یہ اطلاع کسریٰ بادشاہ کو دی گئی تو اس کی آزادی کا حکم دیا اور اس کا احترام کیا۔

انیسویں حدیث

جھوٹ کی مذمت

شیخ کلینی نے امام باقر-سے روایت ہے کہ حضرت- نے فرمایا:

ِانَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ اَقْفَالااًا وَ جَعَلَ مَفَاتِيْحَ تِلْکَ الْاَقْفَالِ الشَّرَابِ وَالْكِذْبُ شَرٌّ مِنَ الشَّرَابِ

(سفینہ البحار جلد ۲ صفحہ ۴۸۳)

ترجمہ:۔

امام باقر-نے فرمایا:

"خداوند عزوجل نے شر اور برائی کیلئے تالے قرار دیئے ہیں اور ان تالوں کی چابی شراب ہے اور جھوٹ شراب سے بدتر ہے"۔

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں جھوٹ کی مذمت میں بہت سی روایات ہیں اور اس کی مذمت کیلئے حضرت امیر المومنین-کا یہ فرمان کافی ہے۔ حضرت- نے فرمایا:

" اس وقت تک کوئی آدمی ایمان کا ذائقہ نہیں پاسکتا جب تک مکمل طور پر جھوٹ کو نہ چھوڑ دے"۔

یعنی سنجیدگی یا مذاق کسی حالت میں بھی جھوٹ نہ بولے۔

بیسویں حدیث

شراب پینے کی مذمت

شیخ صدوق نے حضرت رسول خدا(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) سے روایت کی ہے کہ حضرت- نے فرمایا:

"اِنَّ شَارِبُ الْخَمْرِ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَسْوَدًّا وَجْهُه مُزَرَّقَةً عَیْنَاهُ مَائِلاًا شَدْ قُه سَائِلاًا لُعَابُه دَالِعًا لِسَانُه مِنْ قَفَاهُ"(بحار۔جلد۷۹صفحہ۱۲۶)

ترجمہ:۔

شراب پینے والا قیامت کے دن اس حال میں محشور ہو گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو گا اس کی آنکھیں نیلگوں ہوں گی اس کا منہ ٹیڑھا ہو گا اور اس کی زبان سے رال(لعاب دہن)بہتی ہو گی اور گدی سے اس کی زبان باہر نکلی ہو گی۔

شیخ عباس قمی کہتے ہیں کہ شراب کی مذمت میں روایات بہت ہیں اور روایات میں آیا ہے کہ شراب ام الخبائث اور ہر برائی کی جڑ ہے اور شرابی پر ایسی گھڑی آتی ہے کہ اس کی عقل ختم ہو جاتی ہے۔اس وقت وہ اپنے پروردگار کو نہیں پہچانتا ہر گناہ کرتا ہے۔اور ہر حرمت اور احترام کو پامال کرتا ہے۔اور ہر ایک سے قطع رحمی کرتا ہے۔اور ہر برا کام کرتا ہے۔مست آدمی کی باگ شیطان کے ہاتھ میں ہے اگر شیطان اس کو بتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دے تو سجدہ کرتا ہے۔شیطان اس کو جہاں لے جانا چاہے یہ اس کی اطاعت و فرماں برداری کرتا ہے۔نیز روایت میں آیا ہے:

"شرابی سے کسی عورت کی شادی نہ کرو اگر تم نے ایسا کیا تو یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے تم نے زنا کے لئے کوئی عورت دی ہو'جب شرابی بات کرے تو اس کی بات کی تصدیق نہ کرو 'اس کی گواہی قبول نہ کرو 'اسے اپنے مال میں امانت دار نہ سمجھو یعنی اپنا مال اس کے ہاتھ میں نہ دو اس کے ساتھ دوستی نہ رکھو 'اس کے سامنے نہ ہنسو اس سے ہاتھ نہ ملاو' گلے نہ ملو'اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کرو'اگر مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ نہ جاو'شرابی کے ساتھ نہ جاو'کیونکہ اگر لعنت نازل ہو تو جو لوگ اس کے ساتھ بیٹھے ہوں گے سب کو گھیر لے گی'ایسے دستر خوان پر بھی نہ بیٹھو جس پر شراب پی جا رہی ہو'اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ شرابی بت پرست کی طرح ہے۔اور جو شراب پیتا ہے چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔شرابی قیامت کے دن اس

طرح آئے گا کہ کوزہ اس کی گردن میں اور پیالہ اس کے ہاتھ میں ہو گا اور اس کی بدبو ہر قسم کے مردار سے بدتر ہو گی۔ مخلوقات میں سے جو بھی اس کے پاس سے گزرے گا اس پر لعنت بھیجے گا"۔

اکیسویں حدیث

سود کی مذمت

شیخ جلیل القدر علی ابن ابراہیم قمی نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے جمیل سے اور انہوں نے امام جعفر صادق-سے روایت کی ہے کہ

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلامُ:

"دِرْهَمُ رِبَا اَعْظَمُ عِنْدَاللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ سَبْعِيْنَ زَانِيَّةٍ كُلُّهَا بِذَاتِ مَحْرِمٍ فِیْ بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ"

ترجمہ:۔

حضرت امام جعفر صادق-نے فرمایا:

"سود کے ایک درہم کی برائی خدا کے نزدیک خانہ کعبہ میں اپنی محرم عورتوں سے ستر بار زناء کرنے سے زیادہ ہے"۔

شیخ عباس قمی کہتے ہیں۔بہت سی آیات اور روایات سود کی مذمت اور اس کے گناہ کی سنگینی کے بارے میں ہیں۔اسی مضمون کی چند روایات شیخ صدوق نے نقل کی ہیں۔

پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے امیر المومنین-کو یہ وصیت کی تھی:

"یا علی- سود کے ستر(۷۰) جزہیں ان میں سے سب سے آسان یہ ہے کی انسان اپنی ماں کے ساتھ کعبہ میں نکاح(زنا) کرے۔"

نیز رسول اکرم(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے روایت نقل ہوئی ہے:

"جو سود کھائے اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو جہنم کی اس مقدار سے بھر دے گا جتنا اس نے سود کھایا ہو گا پس اگر اس نے سود کے ذریعے کوئی مال کمایا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہ فرمائے گا۔ جب اس کے پاس ایک قیراط سود کا ہو گا۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت کی زد میں ہو گا۔"

اور فرمایا:

"بدترین ذریعہ معاش سود کمانا ہے"۔

حضور اکرم(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے نقل ہوا ہے:
"جو شخص غیر حلال طریقے سے مال کمائے گا وہ جہنم کی آگ میں لے جانے کا سبب بنے گا"۔

بائیسویں حدیث

امام جعفر صادق-کی نصیحتوں کے بارے میں

شیخ صدوق نے ابان بن تغلب سے روایت نقل کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق-کی خدمت میں عرض کی کونسی چیز انسان میں ایمان کو ثابت رکھتی ہے۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلامُ :

"اَلَّذِیْ يُثْبِتُه فِيْهِ الْوَرْعُ وَالَّذِیْ يَخْرُجُه مِنْهُ الطَّمْعُ"

(میزان الحکمتجلد۱صفحہ۳۲۱)

ترجمہ:۔

امام جعفر صادق-نے فرمایا:

"جو چیز انسان میں ایمان کو ثابت رکھتی ہے وہ پرہیز گاری ہے۔ اور جو چیز انسان سے ایمان کو نکال دیتی ہے وہ لالچ ہے"۔

شیخ عباس قمی کہتے ہیں کہ اس باب میں بہت سی روایات ہیں پرہیز گاری اور(ورع)محرمات کو ترک کرنا'حرام اور مشکوک و مشتبہ چیزوں سے بچنا۔ عمرو ابن سعید ثقفی سے نقل ہوا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق-کی خدمت میں عرض کی کہ میں ہمیشہ آپ کی ملاقات نہیں کر سکتا۔ پس آپ مجھے ایسی تعلیم فرمائیں کہ جس پر عمل کروں۔ حضرت-نے فرمایا:

"میں تجھے اللہ سے ڈرنے اور پرہیز گاری اور نیکیوں کی کوشش کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ نیکیوں کی کوشش کرنے کا اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں جب تک پرہیز گاری ساتھ نہ ہو"۔

حضرت-نے حماد کو فرمایا:

"اگر تو چاہتا ہے کہ تیری آنکھیں روشن ہوں(تجھے خوشی حاصل ہو)اور تو دنیا اور آخرت کی بھلائی تک پہنچے تو جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس کا لالچ نہ کر اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر اور دل میں یہ نہ کہہ کہ تو لوگوں میں سے کسی سے بلند مرتبہ ہے اور اپنی زبان کی حفاظت کر جس طرح اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے"۔

اور امام زین العابدین-سے نقل ہوا ہے:

"میں نے دیکھا ہے کہ تمام اچھائی اور بھلائی لوگوں سے لالچ نہ رکھنے میں جمع ہو چکی تھی میری نظر میں اچھائی صرف اس میں ہے کہ لوگوں کو دیکھتے ہوئے لالچ دل میں نہ آنے دیا جائے"۔

تیسویں حدیث

زناء اور لواط کی مذمت

شیخ کلینی نے امام جعفر صادق-سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلامُ:

"لِلزَّانِیْ سِتُّ خِصَالٍ ثَلاثٌ فِیْ الدُّنْیَا وَثَلاثٌ فِیْ الْآخِرَۃِ

فَاَمَّا الَّتِیْ فِیْ الدُّنْیَا

; فَاِنَّه یَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ

; وَ یُوْرِثُ الْفَقْرَ

; وَ یُعَجِّلُ الْفَنَآءَ

وَ اَمَّا الَّتِیْ فِیْ الْآخِرَۃِ

; فَسُخْطُ الرَّبِّ جَلَّ جَلالَه

; وَ سُوْءُ الْحِسَابِ

; وَ الْخُلُوْدِ فِی النَّارِ"

(المواعظ العددیہ صفحہ ۱۸۳)

ترجمہ:۔

حضرت امام جعفر صادق-نے فرمایا :

زانی کے لئے چھ سزائیں ہیں۔تین سزائیں دنیا میں اور تین سزائیں آخرت میں۔

وہ تین جو دنیا میں ہیں ۔

;(۱)زناء اس کا نور ختم کر دیتا ہے۔

;(۲) فقیری اور تنگدستی لاتا ہے

;(۳)اسکی فناء میں جلدی کرتا ہے یعنی اسکی عمر کم کرتا ہے۔

اور وہ تین سزائیں جو آخرت میں ہیں وہ یہ ہیں۔

;(۱)خدا کا غضب اور ناراضگی۔

;(۲)حساب میں بدی اور

;(۳)آگ میں ہمیشگی۔

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں اس مضمون کی روایات فراواں ہیں کہ نا محرم عورت کے رحم میں نطفہ ڈالنے کا عذاب بہت سخت ہے۔

شیخ صدوق نے حضرت رسول خدا(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)سے روایت نقل کی ہے کہ

"آدم- کا فرزند اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بڑا (برا) عمل نہیں کرتا کہ کسی پیغمبر کو شہید کرے یا کسی امام کو شہید کرے یا خانہ کعبہ کو گرائے جس کو خدا نے اپنے بندوں کا قبلہ قرار دیا ہے یا اپنا پانی کسی ایسی عورت کے رحم میں خالی کرے جو اس پر حرام ہو"

(میزان الحکمت صفحہ ۲۳۸)۔

روایت میں ہے کہ حرام زادے کی کچھ علامتیں ہیں۔

(۱)اہل بیت٪ کا بغض۔

(۲) بچہ اسی حرام کا شوق رکھتا ہے جس سے وہ پیدا ہوا یعنی زناء کا۔

(۳)دین کو حقیر سمجھنا(بے پروائی کرنا)۔

(۴)لوگوں کے ساتھ اس کا چال چلن رہن سہن برا ہو گا۔جس کا رہن سہن بھائیوں کے ساتھ برا ہو یا تو وہ زناء کے ساتھ پیدا ہوا ہے یا اس کی ماں حیض کی حالت میں حاملہ ہوئی ہے۔ اور معلوم ہونا چاہیئے کہ لواط کے گناہ کی سنگینی زناء سے زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو لواط کرنے کی وجہ سے ہلاک کیا۔

روایت میں ہے:

" لواط دبر کے علاوہ ہے اور دبر میں داخل کرنا خدا کا انکار کرنا ہے اور جو شخص لڑکے کے ساتھ جماع(یعنی برا فعل) کرے۔ قیامت کے دن وہ جنابت کی حالت میں آئے گا اور دنیا کا پانی اسے پاک نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کا غضب اور لعنت ہے اس پر۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ جہنم تیار کرے گا جو بہت بری جگہ ہے"۔

ثقۃ الاسلام کلینی نے امام جعفر صادق- سے نقل کیا ہے:

"جو شخص کسی لڑکے کو شہوت کے ساتھ بوسہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کی لگام اس کے منہ میں ڈالے گا۔"

چوبیسویں حدیث

غیبت کی مذمت

شیخ کلینی نے امام جعفر صادق- سے روایت کی ہے کہ امام- فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) نے فرمایا:

"اَلْغِیْبَۃُ اَسْرَعُ فِیْ دِیْنِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِنْ الْاَکِلَۃِ فِیْ جَوْفِہٖ"(سفینۃ البحار جلد۲ صفحہ ۳۳۶)

ترجمہ:۔

حضور اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) نے فرمایا:

"غیبت آکلہ (وہ بیماری ہے جو عضو کو ختم کر دے) سے بھی زیادہ موذی مرض ہے۔ مسلمان کے دین کو فاسد اور تباہ کر دیتی ہے"۔

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں کہ غیبت کی مذمت میں بہت سی روایات ہیں بعض روایات میں آیا ہے:

" غیبت زناء سے بھی بد تر ہے اور غیبت جہنم کے کتوں کا سالن ہے اور غیبت کرنے والا جہنم میں ہمیشہ اپنے بدن کا گوشت کھاتا رہے گا اور واویلا اور ہائے تباہی کہتا رہے گا اور یہ شخص ان چار آدمیوں میں سے ایک ہے کہ اہل جہنم کو اپنے عذاب سے زیادہ اس شخص کی وجہ سے تکلیف ہو گی۔"

پچیسویں حدیث

چغل خوری کی مذمت

شیخ صدوق نے حضرت رسول خدا(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) سے ایک طولانی حدیث میں روایت کی ہے کہ حضرت(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) نے فرمایا:

"وَمَنْ مَشٰی فِیْ نَمِیْمَۃٍ بَیْنَ اثْنَیْنِ سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِیْ قَبْرِہٖ نَارًا تُحْرِقُہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَاِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِہٖ سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَنِیْنًا اَسْوَدَ یَنْھَشُ لَحْمَہٗ حَتّٰی یَدْخُلَ النَّارَ"

(تفسیر البصائر جلد۴۸ صفحہ ۴۴۶)

ترجمہ:۔

حضور اکرم(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) نے فرمایا:

"دو آدمیوں کے درمیان چغل خوری کرے تو اللہ تعالیٰ قبر میں اس پر ایک آگ مسلط فرمائے گا جو اسے قیامت تک جلاتی رہے گی۔پس جب اپنی قبر سے باہر آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک بڑا سیاہ سانپ مسلط فرمائے گا جو جہنم میں داخل ہونے تک اس کے گوشت کو اپنے دانتوں سے نوچتا رہے گا"۔

شیخ عباس قمیفرماتے ہیں کہ چغل خور کی مذمت میں بھی کافی روایات ہیں اور روایات میں آیا ہے:

"جنت چغل خور اور ہمیشہ شراب پینے والے اور دیوث (بے غیرت) پر حرام ہے"

اور روایت میں ہے:

"کَفَرَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَشَرَةَ"

اس امت میں دس آدمی کافر ہیں ان میں سے ایک چغل خور ہے۔

بدترین چغل خوری کی قسم سعایت ہے یعنی حکومت کے پاس چغلخوری اور شکایت کرنا۔ حدیث میں ہے :

"جو شخص لوگوں کی چغلی حکومت کے پاس لے جائے تو قیامت کے دن آگ کی سولی پر لٹکایا جائے گا"

اس کے علاوہ اور بھی روایات ہیں۔

چھبیسویں حدیث

اس گھر کے بارے میں جو امام جعفر صادق- نے اپنے ایک صحابی کو جنت میںخرید کر دیا

عَنْ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ مُلُوْكِ اَهْلِ الْجَبَلِ يَأْتِيْ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلامُ فِيْ حِجَّةِ سِنَةٍ فَيَنْزُلُه اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلامُ فِيْ دَارٍ مِنْ دُوْرِه فِيْ الْمَدِيْنَةِ وَطَالَ حَجُّه وَ نَزُوْلُه فَاَعْطٰى اَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ عَشْرَةَ اَلافِ دِرْهَمٍ لِيَشْتَرِىْ لَه دَارًا وَ خَرَجَ اِلَى الْحَجِّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ جُعِلَتْ فِدَاکَ اِشْتَرَيْتَ لِیَ الدَّارَ؟ قَالَ نَعَمْ وَ اٰتٰى بِصَكٍ فِيْهِ:

"بِسْمِ ا للّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا مَا اِشْتَرٰى جَعْفَرِ بْنُ مُحَمَّدٍ لِفُلانِ بْنِ لِفُلانِ الْجَبَلِیْ لَه دَارٌ فِی الْفِرْدَوْسِ حَدُّهَا الْاَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ الْحَدُّ الثَّانِیْ اَمِيْرُ الْمُوْمِنِيْنَ اَلْحَدُّ الثَّالِثُ اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ الْحَدُّ الرَّابِعُ اَلْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ"

فَلَمَّا قَرءَ الرَّجُلُ ذَالِکَ قَالَ قَدْ رَضِيْتُ جَعَلَنِیَ اللّٰهُ فَدَاکَ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلامُ :

اِنِّیْ اَخَذْتُ ذَالِکَ الْمَالُ فَفَرَّقْتُه فِیْ وُلِدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَ اَرْجُوْ اَنْ يَّتَقَبَّلَ اللّٰهُ ذَالِکَ وَ يُثِيْبَکَ بِهِ الْجَنَّةِ"

قَالَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ اِلٰى مَنْزِلِه وَكَانَ الصَّکُّ مَعَه ثُمَّ اِعْتَلَّ عِلَّةَ الْمَوْتِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُجَمَعَ اَهْلَه وَ حَلَفَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْا الصَّکَّ مَعَه فَفْعَلُوْا ذَالِکَ فَلَمَّا اَصْبَحَ الْقَوْمُ غَدَوْا اِلٰى قَبْرِه فَوَجَدُوْ ا الصَّکَّ عَلٰى ظَهْرِ الْقَبْرِ مَكْتُوْبٌ عَلَيْهِ:

"وَفٰى وَلِیُ اللّٰهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ"

(مناقب ابن شهر اشوب صفحہ۲۳۳)

ترجمہ:۔

قطب راوندی اور ابن شہر آشوب نے ہشام ابن الحکم سے روایت کی ہے کہ ملوک جبل کا رہنے والا ایک مرد جو امام جعفر صادق-کے دوستوں میں سے تھا اور ہر سال حج کے موقع پر حضرت-کی ملاقات کے لئے جب مدینہ میں آتا تھا تو امام- اسے اپنے ایک گھر میں ٹھہراتے تھے۔بہت زیادہ محبت کی وجہ سے وہ زیادہ عرصہ حضرت کی خدمت میں ٹھرتا تھا۔حتیٰ کہ جب ایک مرتبہ مدینہ میں آیا تو حج پر جانے سے پہلے دس ہزار درہم امام- کو دیئے کہ اس کے لئے ایک گھر خریدیں تا کہ جب بھی وہ مدینہ آئے تو حضرت کے لئے باعث زحمت نہ ہو۔حج سے واپسی پر حضرت-کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ- نے میرے لئے گھر خریدا ہے ؟حضرت- نے فرمایا: ہاں اور ایک کاغذ اسے دیا اور فرمایا کہ یہ اس گھر کی ملکیت کا کاغذ ہے۔جب اس نے وہ کاغذ پڑھا تو اس میں لکھا تھا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"یہ قبالہ ہے اس مکان کا جو جعفر بن محمد نے فلاں بن فلاں جبلی کے لئے خریدا ہے وہ گھر جنت الفردوس میں ہے۔اور اس کی چار حدود ہیں پہلی حد رسول اکرم(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے گھر کے ساتھ اور دوسری حد امیرالمومنین-کے گھر کے ساتھ ہے۔تیسری حد حسن بن علی+ کے گھر سے ملتی ہے اور چوتھی حد حسین-کے گھر سے ملتی ہے"

جب اس نے پڑھا تو کہا میں آپ پر قربان جاؤں میں اس گھر پر راضی ہوں حضرت- نے فرمایا :

"اس گھر کے پیسے میں نے امام حسن-اور امام حسین-کی اولاد میں تقسیم کر دیئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ خدا نے تجھ سے یہ پیسے قبول فرما لئے ہوں گے اور بدلے میں جنت عطا فرمائے گا"۔

جب اس شخص کی زندگی کے دن ختم ہونے لگے اور مرض الموت عارض ہوئی تو اس نے اپنے تمام اہل وعیال کو جمع کیا اور انہیں قسم دی کہ میرے مرنے کے بعد یہ کاغذ میری قبر میں رکھیں انہوں نے بھی ایسا ہے کیا دوسرے دن جب اس کی قبر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ہی کاغذ قبر کے اوپر پڑا ہوا ہے اس پر لکھا ہوا ہے:

"خدا کی قسم جعفر بن محمد+ نے جو کچھ مجھے فرمایا اور جو کچھ لکھا تھا اس کی وفا کی ہے"(یعنی پورا کیا ہے مجھے جنت الفردوس میں جگہ مل گئی ہے)۔

وضاحت:۔ قارئین محترم میں نے اصل عربی عبارت کو نقل کیا ہے عربی کا ترجمہ نہیں کیا ۔

ستائیسویں حدیث

ابو بصیر کے ہمسائے کی توبہ

عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ قَالَ کَانَ لِیْ جَارًا یَتْبَعُ السُّلْطَانَ فَاَصَابَ مَالااًا فَاَعَدَّ قِیَّانًا وَ کَانَ یَجْمَعُ الْجَمِیْعَ اِلَیْهِ وَ یَشْرَبُ الْمُسْکِرَ وَ یُؤْذِیْنِیْ فَشَکَوْتُه اِلٰی نَفْسِه غَیْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ یَنْتَهِ فَلَمَّا اَنْ اَلْحَحْتُ عَلَیْهِ قَالَ لِیْ یَا هَذَّ اَنَا رَجُلٌ مُبْتَلَیْ وَاَنْتَ

رَجُلٌ مَعَافِيْ فَلَوْ عَرَضْتَنِيْ لِصَاحِبِکَ رَجَوْتُ اَنْ يُنْقِذَنِيَ اللّٰهُ بِکَ فَوَقَعَ ذَالِکَ لَه فِيْ قَلْبِيْ فَلَمَّا صِرْتُ اِلٰی اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلامُ ذَكَرْتُ لَه حَالَه فَقَالَ لِيْ اِذَا رَجَعْتَ اِلَى الْكُوْفَةِ سَيَاتِيْکَ فَقُلْ لَه يَقُوْلُ لَکَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلامُ دَعْ مَا اَنْتَ عَلَيْهِ وَ اَضْمُنَ لَکَ عَلَى اللّٰهِ الْجَنَّةَ فَلَمَّا رَجَعْتَ اِلَى الْكُوْفَةِ اَتَانِيْ فِيْمَنْ اَتٰی فَاحْتَسَبْتُه عِنْدِيْ حَتّٰی خَلا مُنْزِلِيْ ثم قُلْتُ لَه يَا هٰذَا اِنِّيْ ذَكَرْتُکَ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السّلامُ فَقَالَ لِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلَى الْكُوْفَةِ يَأْتِيْکَ فَقُلْ لَه يَقُوْلُ لَکَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ دَعْ مَا اَنْتَ عَلَيْهِ وَ اَضْمَنُ لَکَ عَلَى اللّٰهِ الْجَنَّةِ قَالَ فَبَكٰی ثُمَّ قَالَ لِيَ اللّٰهُ لَقَدْ قَالَ لَکَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ هٰذَا؟ قَالَ فَحَلَفْتُ لَه اِنَّه قَدْ قَالَ لِيْ مَا قُلْتُ فَقَالَ لِيْ مَا قُلْتُ فَقَالَ لِيْ حَسْبُکَ وَ مَضٰی فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ اَيَّامٍ بَعَثَ اِلَيَّ فَدَعَانِيْ وَ اِذَا هُوَ خَلَفَ بَابِ دَارِه عُرْيَانٌ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا بَصِيْرُ لا وَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ فِيْ مَنْزِلِيْ شَيْءٌ اِلَّا وَ قَدْ اَخْرَجْتُه وَ اَنَا كَمَا تَرٰی قَالَ فَمَضِيْتُ اِلٰی اِنِّيْ عَلِيْلٌ فَأْتِنِيْ فَجَعَلْتُ اَخْتَلِفُ اِلَيْهِ وَ اَعَالِجُه حَتیّٰ نَزَلَ بَهِ الْمَوْتُ فَكُنْتُ عِنْدَه جَالِسًا وَ هُوَ يَجُوْدُ بِنَفْسِه فَغَشٰی عَلَيْهِ غَشْيَةً ثُمَّ قُبِضَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) فَلَمَّا حجَجْتُ اَتَيْتُ"يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلامُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ "قَالَ لِيْ اِبْتَدَاءً مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ وَ اِحْدٰی رِجْلِيْ فِيْ الصِّحْنِ وَالْاُخْرٰی فِيْ دِهْلِيْزِ دَارِه يَا اَبَا بَصِيْرِ قَدْ وَفِيْنَا لِصَاحِبِکَ"

(اصول کافیجلد۲؛صفحہ ۳۸۱)

ترجمہ:

ابن شہر آشوب اور ثقۃ الاسلام کلینی نے ابو بصیر سے روایت نقل کی ہے کہ ابوبصیر نے کہا کہ " میرا ایک ہمسایہ تھا جو حاکم کے مدد گاروں میں سے تھا اور مالدار تھا گانے والی کنیزیں لے رکھی تھیں اور ہمیشہ لہو ولعب اور ساز وآواز والوں کے گروہ کی انجمن سجی رہتی تھی اور وہ شراب پیتا تھا اور عورتیں اس کے لئے گاتی تھیں اس کے ہمسایہ ہو نے کی وجہ سے میں ہمیشہ تکلیف اور صدمے میں رہتا تھا ان گناہوں کے سننے کی وجہ سے اس کے پاس چند دفعہ شکایت بھی کی لیکن وہ باز نہ آیا۔

آخر میں نے اس معاملے میں اس کے ساتھ بے حد مبالغہ اور اصرار کیاتو اس نے کہا کہ اے ابو بصیر میں شیطان کا قیدی اور ہوا وہوس میں بتلاہوں تو ان چیزوں سے آزاد ہے لیکن اگر تو میری حالت کو اپنے امام جعفر صادق-کی خدمت میں عرض کرے تو امید ہے کہ خدامجھے خواہشات کی قید سے نجات بخش دے۔

ابوبصیر کہتاہے کہ اس کی بات نے مجھ پر اثر کیا۔جب میں مدینہ گیا اور امام-کی خدمت میں حاضر ہواتو اپنے ہمسائے کا حال بیان کیا۔

امام-نے فرمایا: جب توکوفہ جائیگاتو وہ آدمی تجھے ملنے کیلئے آئے گا۔اسے کہنا اگر گناہ ترک کردے تو تیری بہشت کا میں ضامن ہوں۔

ابوبصیر کہتا ہے ۔کہ جب واپس آیا تو لوگ میری ملاقات کیلئے آئے جب وہ آدمی آیا تو میں نے اسے روک لیا خلوت کے موقع پر میں نے اسے کہامیں نے تیرا حال امام جعفر صادق-کی خدمت میں عرض کیا ہے ۔ حضرت نے فرمایا " اسے میرا اسلام کہنا جس حال میں تو ہے اسے چھوڑدے جنت کا میں ضامن ہوں۔ "وہ میری بات سن کر رونے لگا اور کہنے لگا تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا واقعی امام جعفر صادق-نے اسی طرح فرمایا ؟میں نے قسم کھا کر کہا اسی طرح فرمایا ہے کہنے لگا کہ یہی میرے لئے کافی ہے۔یہ کہا اور چل دیا۔

پس چند دن گزرنے کے بعد میرے پاس پیغام بھیجا جب میں اس کے گھر کے دروازے پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ دروازے کے پیچھے برہنہ کھڑا ہے۔مجھے کہنے لگا اے ابو بصیر جو مال بھی میرے گھر میں تھا میں نے اسے باہر نکال دیا ہے اب میں برہنہ و عریاں ہوں۔جب میں نے اس مرد کا یہ حال دیکھا تو اپنے بھائیوں کے پاس گیا اور اس کے لئے لباس جمع کیا اور اسے پہنایا۔

چند روز بعد اس نے پھر میری طرف ایک آدمی بھیجا کہ میں بیمار ہوگیا ہوں میرے پاس پہنچ۔پس میں مسلسل اس کے پاس جانے لگا اور اس کے علاج معالجے میں مشغول ہو گیا جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا۔تو میں اس کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا۔اچانک اسے غش آگیا جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا اے ابو بصیر تیرے صاحب حضرت امام جعفر صادق-نے اپنا وعدہ پورا کیا جو مجھ سے کیا تھا یہ کہا اور اس کی روح قبض ہو گئی۔

اس کے بعد میں حج پر گیا جب مدینہ پہنچا تو چاہتا تھا کہ اپنے امام-کی خدمت میں جاوں۔حضرت- کے دروازے پر اجازت طلب کی تو میرا ایک پاوں صحن میں تھا اور ایک پاوں ڈیوڑھی میں تھا کہ امام جعفر صادق-نے اپنے حجرے سے مجھے آواز دی کہ اے ابو بصیر تیرے ساتھی کی جس چیز کی ہم نے ضمانت لی تھی وہ پوری کر دی ہے(۱)"۔

(۱)اس عبارت میں بھی تمام دوسری روایات کی طرح عربی دان حضرات کے لئے اصل عربی عبارت نقل کی گئی ہے لیکن ترجمہ فقط اس عبارت کا کیا گیا ہے جو جناب شیخ عباس قمینے ان روایات کا اپنی کتاب چھل حدیث میں فارسی میں نقل کیا ہے۔

اٹھائیسویں حدیث

حضرت علی-کا واعظ و نصیحت کرنا

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلاَمُ قَالَ کَانَ اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْنَ عِنْدَ کُمْ یَغْتَدِیْ کُلَّ یَوْمٍ بُکْرَۃً مِنَ الْقَصْرِ فَیَطُوْفُ فِیْ اَسْوَاقِ الْکُوْفَۃِ سُوْقًا سُوْقًا وَ مَعَہُ الدُّرَّۃُ عَلٰی عَاتِقِہ وَکَانَ لَھَا طَرْفَانِ وَ کَانَتْ تُسَمَّی السَّبِیْبَۃَ فَیَقِفُ عَلٰی اَھْلِ کُلِّ سُوْقٍ فَیُنَادِیْ یَا مَعْشَرَ التُّجَارِ اِتَّقُوْا اللہَ عَزَّ وَ جَلَّ فَاِذَا سَمِعُوْا صَوْتَہ عَلَیْہِ السَّلاَمُ اَلْقُوْا مَا بِاَیْدِیْھِمْ وَ اَرْعَوْا اِلَیْہِ بِقُلُوْبِھِمْ وَ سَمِعُوْا بِاَذَانِھِمْ فَیَقُوْلُ عَلَیْہِ السَّلاَمُ قَدِّ مُوْا الْاِسْتِخَارَۃُ وَ تَبَرَّکُوْا بِالسُّھُوْلَۃِ وَ اقْتَرَبُوْا مِنَ الْمُبْتَاعِیْنَ وَ تَزَیَّنُوْا بِالْحِلْمِ وَ تَنَاھُوْا

عَنِ الْيَمِيْنِ وَ جَانِبُوْا الْكِذْبَ وَ تَجَافُوْا عَنِ الظُّلْمِ وَ انْصِفُوْا الْمَظْلُوْمِيْنَ وَ لاتَقْرَبُوْا الرِّبَا وَ اَوْفُوْا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ وَلاتَبْخَسُوْا النَّاسَ اَشْيَائَهُمْ وَلاتَعْثَوْا فِيْ الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ فَيَطُوْفُ عَلَيْهِ السَّلامُ فِيْ جَمِيْعِ اَسْوَاقِ الْكُوْفَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقْعُدُ لِلنَّاسِ(فروع کافیجلد۵صفحہ۱۵۱)

ترجمہ:۔

شیخ کلینی کی روایت ہے امام باقر محمد باقر-نے فرمایا:

امیر المومنین کوفہ میں ہر روز پہلے دارالامارہ سے نکل کر کوفہ کے بازاروں میں گردش فرماتے اور حضرت علی- کے کاندھوں پر تازیانہ ہوتا تھا۔ جس کے دو سرتھے اور اسے سبیبہ کہتے ہیں۔ حضرت علی- ہر بازار کے سرے پر کھڑے ہو کر آواز دیتے:

"اے تاجرو خدا کے عذاب سے بچو"

جب لوگ حضرت علی-کی آواز سنتے تو جو کچھ ہاتھ میں ہوتا تھا اسے رکھ کر امام-کی طرف ہمہ تن گوش ہوجاتے۔

حضرت علی- فرماتے:

"خیر کی طلب کو مقدم کرو اور اچھے معاملے کے ذریعہ برکت تلاش کرو اور خریداروں کے نزدیک (یعنی اپنی چیز کی قیمت اتنی زیادہ نہ بتاؤ جو خریدار کی سوچ سے زیادہ ہو) اپنے آپ کو بردباری و تحمل کے ساتھ مزین کرو قسم کھانے سے بچو اگرچہ حق ہی کیوں نہ ہو، جھوٹ سے بچو اور ظلم و ستم سے دور رہو، مظلوموں کے ساتھ انصاف کرو(یعنی اگر کسی خریدار کے ساتھ غبن ہو گیا ہو اور وہ معاملہ ختم کرنا چاہتا ہو تو اس کی بات مان لو) سود کے قریب نہ جاو (یعنی جہاں بھی سود کا احتمال ہو اس سے بچو) پیمانہ اور ترازو پورا رکھو اور لوگوں کے حقوق کم نہ کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاو"۔

بازار سے واپس آکر لوگوں کے فیصلے کرتے تھے۔

ترجمہ فقط شیخ قمی فارسی عبارت کا کیا گیا ہے کیونکہ انہوں نے تمام حدیثیں فارسی میں نقل فرمائی ہیں۔

انتیسویں حدیث

امام جعفر صادق-نے ایک آدمی کو اس کے ضمیر کی خبر دی

اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْقَرْشِيْ قَالَ اَتٰی اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ رَجُلٌ فَقَالَ لَه يَا بْنَ رَسُوْلَ اللهِ رَأَيْتُ فِيْ مَنَامِيْ كَاَنِّى خَارِجٌ مِنْ مَدِيْنَةِ الْكُوْفَةِ فِيْ مَوْضِعٌ اَعْرِفُه وَكَانَ شِبْحًا مِنْ خَشَبٍ اَوْ رَجُلااًا مَنْحُوْتًا مِنْ خَشَبٍ عَلٰى فَرَسٍ مِنْ خَشَبٍ يَلَوِّحُ بِسَيْفَه وَانَا شَاهِدُه فَزِعًا مَرْعُوْبًا فَقَالَ لَه عَلَيْهِ السَّلامُ اَنْتَ رَجُلٌ تُرِيْدُ اِغْتِيَالَ رَجُلٍ فِيْ مَعِيْشَتِه فَاتَّقِ اللهَ الَّذِيْ خَلَقَكَ ثُمَّ يُمِيْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اُوْتِيْتَ عِلْمًا وَ اسْتَنْبَطْتَهُ مِنْ مَعْدَنِه اُخْبِرُكَ يَا بْنَ رَسُوْلَ اللهِ عَمَّا قَدْ فَسَّرْتُ لِيْ اَنَّ رَجُلااًا مِنْ جِيْرَانِيْ جَائَنِيْ وَ عَرَضَ عَلَيَّ ضَعَتَه فَهَمَمْتُ اَنَّ اَمْلِكَهَا بِوِكْسٍ كَثِيْرٍ لَمَّا عَرَفْتُ لَيْسَ لَهَا

طَالِبٌ غَيْرِيْ فَقَالَ اَبُوْ عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ وَ صَاحِبُکَ رَجُلٌ يَتَوَلَّانَا وَ يَبْرَءُ مِنْ عَدُوِّنَا؟ فَقَالَ نَعَمْ يَابْنَ رَسُوْلُ اللهِ رَجُلٌ جَيِّدُ الْبَصِيْرَةِ مُسْتَحْكَمُ الدِّيْنِ وَ اَنَا تَائِبٌ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اِلَيْکَ مِمَّا هَمَمْتُ بِه وَ نَوَيْتُه فَاَخْبِرْنِيْ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ لَوْ كَانَ نَاصِبًا حَلَّ لِيْ اِغْتِيَالُه؟ فَقَالَ اَدِّ الْاَمَانَةَ لِمَنْ اِئْتَمَنَکَ وَ اَرَادَ مِنْکَ النَّصِحَةَ وَ لَوْ اِلٰى قَاتِلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلامُ۔(روضۃ الکافی ۔ جلد ۸ صفحہ ۲۹۳)

ترجمہ:۔

شیخ کلینی کی روایت ہے کہ ایک مرد امام جعفر-کی خدمت میں آیا عرض کی یابن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں کوفہ سے باہر نکل کر ایک جگہ آیا وہاں لکڑی کے بنے ہوئے شخص کو دیکھا جو لکڑی کے گھوڑے پر سوار ہے اور اپنی تلوار کو چمکا رہا ہے میں اسے دیکھتے ہوئے دلی طور پر ڈر بھی رہا ہوں اور مرعوب بھی ہوں۔ حضرت- نے فرمایا: تو نے ایک مرد کو معاشی طور پر ہلاک کرنے کا ارادہ کیا اور تو یہ چاہتا ہے کہ اس کی زندگی کا سازوسامان اس سے چھین لے اس خدا سے ڈر جس نے تجھے پیدا کیا ہے اور تجھے موت دے گا۔ اس مرد نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو علم عطا ہوا ہے اور آپ نے علم کو اس کے معدن سے نکالا ہے۔ اے فرزند رسول- میرا ہمسایہ میرے پاس آیا اور اپنی تمام املاک بیچنے کا ارادہ ظاہر کیا، میں نے چاہا کہ کم قیمت پر میں ان املاک کا مالک بن جاؤں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میرے علاوہ کوئی خریدار نہیں ہے۔

حضرت- نے فرمایا کیا وہ آدمی ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہے؟

میں نے عرض کیا: ہاں اے فرزند رسول اس شخص کی بصیرت اچھی ہے اور دین مستحکم ہے میں اللہ تعالیٰ اور آپ- کے حضور اس ارادہ اور نیت سے توبہ کرتا ہوں۔ پھر اس مرد نے کہا کہ اے فرزند رسول- فرمائیے کہ اگر یہ آدمی ناصبی (آپ- کا دشمن) ہوتا تو اس کے ساتھ دھوکا فریب کرنا جائز تھا؟ حضرت- نے فرمایا کہ "جو تجھے امین سمجھے اور تجھ سے نصیحت چاہے اس کی امانت ادا کر اگر چہ امام حسین- کا قاتل ہی کیوں نہ ہو"۔

تیسویں حدیث

صلہ رحمی

عَنْ سَالِمَةَ مَوْلَاةِ اُمِّ وَلَدٍ كَانَتْ لِاَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَاُغْمِيْ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اُعْطُوْا الْحَسَنَ بْنَ عِلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَهُوَ الْاَفْطَسُ سَبْعِيْنَ دِيْنَارًا وَاُعْطُوْا بِالشَّفْرَةِ قَالَ وَيْحَکَ اَمَّا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَمَّا سَمِعْتِ قَوْلَ اللهِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا اَمَرَ اللهُ بِه اَنْ يُوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ سُوْءَ الْحِسَابِ فَقَالَ تُرِيْدِيْنَ اَنْ لَّا اَكُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى فِيْهِمُ الَّذِيْنَ

يَصِلُوْنَ......... نَعَمْ يَا سَالِمَةُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی خَلَقَ الْجَنَّةَ وَ طَیَّبَهَا وَ طَیَّبَ رِیْحَهَا وَ اِنَّ رِیْحَهَا لِیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ اَلْفَیْ عَامٍ وَ لایَجِدُ رِیْحَهَا عَاقٌ وَ لاقَاطِعُ رَحِمٍ

(تفسیر عیاشیجلد۲صفحہ ۲۰۹، تھذیب الاحکام (قدیم) جلد ۲ صفحہ ۳۴۶)

ترجمہ:۔

شیخ طوسی (رحمۃ اللہ علیہ) امام جعفر صادق-کی کنیز سالمہ سے روایت کرتے ہیں میں امام جعفر صادق-کی وفات کے وقت ان کے پاس تھی کہ ایک دفعہ حضرت-پر غش کی حالت طاری ہوئی جب افاقہ ہوا تو فرمایاکہ حسن ابن علی ابن حسین افطس کو ستر اشرفی دو اور فلاں فلاں کو اتنی مقدار دو۔

میں عرض کی کیا آپ ایسے مرد عطا کرتے ہیں جس نے آپ-پر خنجر سے حملہ کیا؟ اور آپ-کو قتل کرنا چاہتا تھا؟

فرمایا: تو چاہتی ہے کہ میں ان لوگوں سے نہ بنوں جن کی خدا نے صلہ رحمی کے ساتھ مدح کی ہے اور ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ "جو لوگ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں جن کے ساتھ خدانے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے اور برے حساب سے ڈرتے ہیں" پس حضرت-نے فرمایا:

"اے سالمہ خدا نے بہشت کو پیدا کیا اور اسے معطر کیا اور اس کی خوشبو دو ہزار سال کی راہ تک پہنچی ہے لیکن یہ خوشبو عاقِ والدین اور قطع رحمی کرنے والا نہیں سونگھے گا"۔

اکتیسویں حدیث

نماز کو اہمیت نہ دینے کی مذمت

عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ حَمِیْدَةَ اُعَزِّیْهَا بِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلامُ فَبَکَتْ وَ بَکَیْتُ لِبَکَآئِهَا ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ لَوْ رَاَیْتَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلامُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَرَاَیْتَ عَجَبًا فَتَحَ عَیْنَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِجْمَعُوْ لِیْ کُلَّ مَنْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَه قَرَابَةٌ قَالَتْ فَلَمْ نَتْرُکَ اَحَدًا اِلَّا جَمَعْنَاهُ قَالَتْ فَنَظَرَ اِلَیْهِمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ شَفَاعَتَنَا لاتَنَالُ مُسْتَخِفًّا بِالصَّلٰوةِ۔(عقاب الاعمال صفحہ ۲۸۲)

ترجمہ:۔

شیخ صدوق نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق-کی ام ولد حمیدہ(رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں امام-کی شہادت کی تعزیت کیلئے حاضر ہوا۔ پس وہ خاتون مجھے دیکھ کر رونے لگی۔ مجھے بھی رونا آگیا اس کے بعد کہنے لگیں۔ اے محمد (ابو بصیر) اگر تو امام جعفر صادق-کو وفات کے وقت دیکھتا تو تُو عجیب چیز دیکھتا۔ امام- نے اپنی آنکھوں کو کھولا اور فرمایا کہ ان تمام افراد کو جمع کرو جن کے ساتھ میری قرابت اور رشتہ ہے۔ پس ہم نے حضرت- کے تمام رشتہ داروں کو حضرت- کے پاس جمع کردیا۔ حضرت- نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا:

"ہماری شفاعت ایسے شخص کو نصیب نہ ہوگی جو نماز کو سبک شمار کرے (یعنی نماز کو کوئی اہمیت نہ دے اور اس کی پرواہ نہ کرے)"۔

بتیسویں حدیث

دینی بھائی کی حاجت برآری

عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلامُ قَالَ قُلْتُ لَه جَعَلْتُ فِدَاکَ مَا تَقُوْلُ فِیْ مُسْلِمٍ اَتٰی مُسْلِمًا زَائِرًا اَوْطَالِبٍ حَاجَةٍ وَ هُوَ فِیْ مَنْزِلِه فَاسْتَاذَنْ عَلَیْهِ فَلَمْ یَاْذَنْ لَه وَ لَمْ یَخْرُجْ اِلَیْهِ؟

قَالَ: یَا اَبَا حَمْزَةَ!اَیُّمَا مُسْلِمًا زَائِرًا اَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ وَ هُوَ فِیْ مَنْزِلِه فَاسْتَاْذَنَ لَه وَ لَمْ یَخْرُجْ اِلَیْهِ لَمْ یزَلْ فِیْ لَعْنَةِ اللّٰهِ حَتّٰی یَلْتَقَیَا

فَقُلْتُ جَعَلْتُ فِدَاکَ فِیْ لَعْنَةِ اللّٰهِ حَتّٰی یَلْتَقَیَا؟ قَالَ: نَعَمْ یَا اَبَا حَمْزَةَ(اصول کافی جلد۴ صفحہ ۸۱)

ترجمہ:۔

شیخ کلینی نے ابو حمزہ سے روایت نقل کی ہے میں نے امام باقر-کی خدمت میں عرض کی کہ آپ- پر قربان جاؤں ایسے مسلمان کے حق میں آپ- کیا فرماتے ہیں جو مسلمان کی طرف جائے اور اس سے ملاقات کرنے یا کسی اور غرض کے لئے اجازت طلب کرے لیکن وہ مسلمان گھر میں ہونے کے باوجود ملاقات کیلئے باہر نہ آئے۔

تو حضرت- نے فرمایا: اے ابو حمزہ جب تک ان کی ملاقات نہ ہوگی اس وقت تک اس مسلمان پر خدا کی لعنت ہوتی رہے گی۔

ابو حمزہ کہتا ہے کہ میں نے تعجب سے عرض کی آپ- پر قربان جاؤں ملاقات کرنے تک یہ مسلمان خدا کی لعنت میں رہے گا؟

فرمایا ہاں۔

تینتیسویں حدیث

خاموشی کی مدح

قَالَ (عَلِیٌّ) عَلَیْهِ السَّلامُ:

"اَلْکَلامُ فِیْ وِثَاقِکَ مَا لَمْ تَتَکَلَّمْ بِه فَاِذَا تَکَلَّمْتَ بِه صِرْتَ فِیْ وَثَاقِه فَاخْزَنْ لِسَانَکَ کَمَا تَخْزَنْ ذَهَبَکَ وَ وَرِقَکَ فَرُبَّ کَلِمَةٌ سَلَبَتْ نِعْمَةً (وَجَلَبَتْ نِقْمَةً)"

(نہج البلاحہ کلمہ ۳۸۱ مفتی جعفر حسین صفحہ ۳۹۰

ابن اَبِیْ حدید۔ جلد ۱۹ اصل ۳۸۷ صفحہ ۳۲۲)

ترجمہ:۔

سید رضی رضوان اللہ علیہ نے حضرت امیر المومنین- سے نقل کیا ہے فرمایا:

"جب تک تم نے بات نہیں کہ وہ تمہارے کنٹرول میں ہے لیکن جب بات کہہ ڈالی تو تم اس کے اختیار میں چلے گئے۔ لہٰذا اپنی زبان کی اسی طرح حفاظت کرو جس طرح اپنے سونے چاندی کی حفاظت کرتے ہو کیونکہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو کسی بڑی نعمت کو چھین لیتی ہیں اور کسی عذاب کا موجب بنتی ہیں۔"

فقیر (شیخ عباس قمی) کہتا ہے کہ خاموشی کی مدح میں روایات بہت ہیں یہاں نقل کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

چونتیسویں حدیث

ان لوگوں کے بارے میں جو انسانیت سے دور ہیں

اِنَّه قِيْلَ لِاَبِیْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ اَتَرٰی هٰذَا الْخَلْقَ كُلَّه مِنَ النَّاسِ؟

فَقَالَ:

اَلْقِ مِنْهُمُ التَّارِکَ لِلسِّوَاکَ

وَ الْمُتَرَبِّعَ فِیْ مَوْضِعِ الضِّيْقِ

وَ الدَّاخِلَ فِيْمَا لا يَعْنِيْهِ

وَالْمَمَارِیْ فِيْمَا لاعِلْمَ لَه بِه

وَ الْمُتَمَرِّضَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ

وَالْمُتَشَعِّثَ مِنْ غَيْرِ مُصِيْبَةٍ

وَالْمُخَالِفَ عَلٰی اَصْحَابِه فِیْ الْحَقِّ وَ قَدْ اِتَّفَقُوْا عَلَيْهِ

وَالْمُفْتَخِرَ بِاٰبَائِه وَ هُوَ خَلَوٌ مِنْ صَالِحِ اَعْمَالِهِمْ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْخَلَنْجِ يُقْشَرُ لَحَا عَنْ لَحَا حَتّٰی يُوْصَلَ اِلٰی جَوْهَرِيَّتِه وَ هُوَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِنَّ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلاًا

(بحار الانوار جلد۷۰ صفحہ ۱۱)

ترجمہ:

شیخ صدوق نے روایت کہ ہے کہ حضرت امام جعفر صادق- سے پوچھا گیا یہ مخلوق جو آپ- دیکھ رہے ہیں کیا یہ تمام لوگ انسانیت اور آدمیت میں شمار ہوتے ہیں تو جواب میں فرمایا" ان افراد کو آدمیت کی صف سے خارج کردو" آپ- نے فرمایا:

" اس کو انسانوں اور آدمیوں کی صف سے نہ سمجھو جو مسواک نہ کرے،

جو تنگ جگہ پر چوپڑی مار کر بیٹھے،

جو ایسی بات یا کام میں (خواہ مخواہ)دخل اندازی کرے جو اس کے مطلب کی نہ ہو،

جو ایسی بات پر جھگڑے جس کا اسے علم تک نہ ہو،

جو بغیر کسی وجہ کے بیمار بن جائے،

جو غیر مصیبت کے اپنے بالوں کو غبار آلود کرے اور بکھیرے،

حق میں اپنے ساتھیوں کی مخالفت کرے جبکہ آپس میں متفق ہوں،

اور جو اپنے آباء و اجداد پر فخر کرے حالانکہ ان کے اچھے کاموں سے خالی ہو وہ آرمی خلنج (جس کو فارسی میں خدنگ کہتے ہیں اس کے چھلکے) کی طرح ہے اس درخت کی لکڑی تیر بنانے کیلئے مضبوط ہوتی ہے۔ اس کے چھلکے کو اتار دیتے ہیں تاکہ اس کے اصلی جوہر تک پہنچ جائیں پس جس طرح خدنگ کا درخت کا چھلکا اتار کر پھینک دیتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ اس لکڑی کے مغز اور جوہر کے

بہت ہی قریب ہوتا ہے اسی طرح جو اپنے آباء و اجداد کے فضائل سے خالی ہے اسے بھی دور پھینکتے ہیں۔ اور اس کی پرواہ نہیں کرتے "یہ اسی طرح ہے جس طرح خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان سے زیادہ گمراہ اور راہ سے دور ہیں"۔

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں کہ بہترین بات کہی ہے جس نے کہا ہے۔

"اَلْعَاقِلُ یَفْتَخِرُ بِالْهِمَمِ الْعَالِیَةِ لا بِالرِّمَمِ الْبَالِیَةِ کُنْ اِبْنَ مَنْ شِئْتَ وَاکْتَسِبْ اَدَبًا یُغْنِیْکَ مَحْمُوْدُه عَنِ النَّسَبِ اِنَّ الْفَتٰی مَنْ یَقُوْلُ هَا اَنَاذَا لَیْسَ الْفَتٰی مَنْ یَّقُوْلُ کَانَ اَبِیْ"

"عقل مند انسان بلند ہمت پر فخر کرتا ہے نہ کہ (آباء و اجداد کی) بوسیدہ ہڈیوں پر جس کا بھی چاہے بیٹا بن جا۔ لیکن ادب سیکھ اچھا ادب تجھے نسب سے بے نیاز کردے گا۔ جوان مرد وہ ہے جو یہ کہے کہ میں یہ ہوں (اتنے کمالات وفضائل کا مالک ہوں) نہ کہ کہے کہ میرا باپ ایسا تھا۔"

پینتیسویں حدیث

امیر المومنین-کی فرمائش

عَنْ عَبْدِالْعَظِیْمِ الْحَسَنِیْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیِّ الرِّضَا عَلَیْهِمَا السَّلامُ یَا بْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ بِحَدِیْثٍ عَنْ اٰبَآئِکَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ عَنْ اٰبَآئِه عَلَیْهِمُ السّلامُ قَالَ:

"قَالَ اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلامُ: لا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا تَفَاوَتُوْا فَاِذَا اسْتَوَوْا هَلَکُوْا"

قَالَ قُلْتُ لَه زِدْنِیْ یَا بْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ اٰبَآئِه عَلَیْهِمُ السّلامُ قَالَ:

" قَالَ اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلامُ اِنَّکُمْ لَنْ تَسَعُوْا النَّاسَ بِاَمْوَالِکُمْ فَسَعَوْهُمْ بطَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَ حُسْنِ اللِّقَاءِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ لَنْ تَسَعُوْا النَّاسَ بِاَمْوَالِکُمْ فَسَعُوْهُمْ بِاَخْلافِکُمْ"

قَالَ قُلْتُ لَه زِدْنِیْ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فقَالَ:

"قَالَ اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلامُ مَنْ عَتَبَ عَلَی الزَّمَانِ طَالَتْ مَعْتَبَتُه"

(سفینۃ البحار جلد ۲ صفحہ ۱۲۰)

ترجمہ:۔

شیخ صدوق نے جناب عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے نقل کیا ہے۔ میں نے امام محمد تقی-کی خدمت میں عرض کی کہ اے فرزندِ رسول-مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ- کے آباء و اجداد سے نقل کی ہوئی ہو۔ حضرت- نے فرمایا کہ میرے باپ نے اپنے آباء٪ سے نقل کیا ہے:

" امیرالمومنین- نے فرمایا : لوگ اس وقت تک ہمیشہ خیر و خوبی اور بھلائی میں رہیں گے جب تک ایک دوسرے سے فرق رکھتے ہوں گی۔ جب تمام ایک جیسے ہوگئے تو ہلاک ہو جائیں گے۔"

میں (جناب العظیم) نے عرض کی فرزند رسول- کچھ اور فرمائیں پھر حضرت امام محمد تقی- نے آباء و اجداد کے ذریعے امیر المومنین- سے نقل کیا:

"اگر تمہیں ایک دوسرے کے عیب معلوم ہوجائیں تو ایک دوسرے کو دفن بھی نہ کرو گے"

میں (جناب العظیم) نے عرض کی فرزند رسول- اور فرمائیے پھر حضرت نے اپنے آباء اور امیر المومنین- سے نقل فرمایا:

" تمہارے مالوں میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ایک دوسرے کو دو (یعنی مال کے ذریعہ ایک دوسرے کو خوشحال نہیں کرسکتے) لہٰذا ایک دوسرے کو کشادہ روئی اور خوش اخلاقی کے ذریعہ خوشحال کرو کیونکہ میں نے رسول خدا(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے سنا ہے کہ حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا تم لوگوں کو مال کے ذریعہ وسعت نہیں دے سکتے۔ پس اخلاق کے ذریعہ وسعت دو"۔

جناب عبدالعظیم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی فرزند رسول- کچھ اور فرمائیے تو حضرت- نے فرمایا کہ امیر المومنین- نے فرمایا ہے:

" جو زمانے پر غصہ و عتاب کرے تو اس کا یہ عتاب طولانی ہوگا"۔

یعنی زمانے کی مناسب باتیں ایک دو تو نہیں ہیں کہ جن کے ختم ہونے سے آدمی کا غصہ ختم ہوجائے بلکہ بہت زیادہ اور حدو شمار سے باہر ہیں پس نتیجہ یہ ہو گا کہ انسان کا غصہ طولانی ہوگا۔

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں حضرت- کا فرمان نہج البلاغہ میں اسی معنی میں ہے کہ فرمایا:

" کانٹوں سے چشم پوشی کرو ورنہ کبھی خوش نہ رہو گے"

یعنی دنیا کی نا پسندباتوں ، رنج، بلاوں اور بے وفا دوستوں کی نا مناسب باتوں سے چشم پوشی کر اور انہیں برداشت کر، ورنہ کبھی بھی خوش نہ ہوگا اور ہمیشہ غصہ میں رہے گا اور تلخ زندگی گزارے گا کیونکہ دنیا کی طبیعت ہی نا پسند چیزوں کیے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

روایت میں ہے کہ امام زین العابدین- نے اپنے بیٹے کو فرمایا:

" اگر کسی نے تیرے دائیں طرف کھڑے ہو کر تجھے گالی دی اور پھر بائیں طرف آکر معذرت خواہی کرلی تو اسے معاف کردے اور اس کا عذر قبول کر لو"

جناب عبدالعظیم نے کہا کہ میں نے امام محمد تقی- سے عرض کی کچھ اور بیان کیجئے۔

قَالَ "قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُجَالِسَةُ الْاَشْرَارِ تُوْرِثُ سُوْءَ الظَّنِّ بِالْاَخْیَارِ"

" آپ- نے فرمایا: حضرت امیر المومنین- کا ارشاد ہے: برے لوگوں کی ہم نشینی اچھے لوگوں پر بدگمانی کا باعث بنتی ہے"

جناب عبدالعظیم کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد تقی-سے عرض کی مزید فرمائیں حضرت- نے فرمایا کہ امیر المومنین-کا ارشاد ہے

" بِئْسَ الزَّادِ اِلَی الْمَعَادِ الْعُدْوَانُ عَلَی الْعِبَادِ "

"برا زاد(کمائی) یہ ہے کہ اللہ کے بندوں پر ظلم کیا جائے"

مرحوم شیخ عباس قمی فرماتے ہیں یہ بھی حضرت امیر المومنین-کے کلمات میں سے ہے۔

"اَلْبَغِیْ آخِرُ مُدَّةِ الْمَلُوْکِ"

"بغاوت بادشاہوں کی آخری مدت ہوتی ہے"

(جناب عبدالعظیم کہتے ہیں) میں نے امام محمد تقی-سے عرض کی مزید فرمائیں حضرت- نے فرمایا حضرت امیر المومنین-کا ارشاد ہے۔

"قِیّمَةُ کُلِّ امْرِیءٍ مَّایُحْسِنُه "

"یعنی ہر آدمی کی قیمت اور ہر شخص کا مرتبہ وہی علم وہنر اور عرفان ہے جسکو وہ اچھی طرح جانتا ہے"۔

مولا کے اس جملے کا مقصد یہ ہے کہ کمالات نفسانیہ کو حاصلہ کیا جائے نیز صناعات اور ان کی مثل حاصل کرنے کی رغبت و خواہش ہونا چاہیے خلیل ابن احمد نے کہا ہے کہ بہترین کلمہ جو آدمی کو طلب علم و مغفرت کی رغبت دلاتا ہے مولا کا یہ جملہ ہے جس میں فرمایا ہے کہ ہر مرد کی قدر و قیمت وہی چیز ہے جسے وہ اچھا سمجھتا ہے۔

میں (جناب عبدالعظیم) نے عرض کی حضور کچھ مزید فرمائیے۔ تو فرمایا کہ حضرت امیر المومنین-کا ارشاد ہے

"اَلْمَرْءُ مَخْبُوْءٌ تَحْتَ لِسَانِه"

"مرد اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے"

یعنی جب تک وہ بولے گا نہیں اس کی قدر و قیمت معلوم نہ ہوسکے گا۔ اسی لئے فرمایا ہے

"تُکَلَّمُوْا تُعْرَفُوْا"

"بولو تاکہ پہچانے جاؤ"۔

میں (جناب عبدالعظم) نے عرض کی اے فرزند رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) مزید فرمائیے حضرت نے فرمایا:

"مَا هَلَکَ امْرَءٌ عَرَفَ قَدْرَة"

"وہ آدمی ہلاک نہ ہوا جس نے اپنی قدر کو پہچانا "

میں (جناب عبدالعظیم) نے عرض کہ اے فرزند رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) مزید فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ امیر المومنین- نے فرمایا:

"اَلتَّدْبِیْرُ قَبْلَ الْعَمَلِ یُؤْمِنُکَ مِنَ النَّدَمِ"

"کام کرنے اور اقدام کرنے سے پہلے تدبیر (منصوبہ بندی) کرنا تجھے پشیمانی اور ندامت سے محفوظ رکھے گا"۔
شیخ عباس قمی فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق-یہی مطلب اپنی وصیت میں عبد اللہ ابن جندب کو بیان فرمایا:
"کسی بھی کام سے پہلے اس میں داخل ہونے اور خارج ہونے کی راہ کو پہچان ورنہ پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔"
(عبد العظیم کہتے ہیں کہ) میں نے کہا کچھ اور فرمائیے یابن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)۔
حضرت نے فرمایا کہ امیر المومنین-نے فرمایا ہے:
" خَاطَرَ بِنَفْسِه مَنِ اسْتَغْنٰی بِرَاْیِه"
"اس آدمی نے اپنے آپ کو خطرے میں ڈالا جو اہم ترین کاموں میں اپنی رائے اور عقل و دانش پر بھرسہ کرتے ہوئے دوسروں سے مشورہ نہیں کرتا"۔
(عبد العظیم کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کی فرزند رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) مزید فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا کہ امیر المومنین-نے فرمایا ہے۔
"قِلَّةُ الْعَیَالِ اَحَدُ الْیَسَارَیْنِ"
"اہل و عیال کی کمی تو انگریوں میں سے ایک تونگری ہے مال میں"۔
کیونکہ جس کے عیال کم ہوں اس کی زندگی آسانی سے گزرتی ہے اور اس کی معیشت زیادہ وسیع ہوتی ہے جس طرح مال میں بھی یہ حالت ہوتی ہے۔
میں (جناب عبد العظیم) نے عرض کہ فرزند رسول- مزید فرمائیے فرمایا امیر المومنین-کا ارشاد ہے
"مَنْ دَخَلَهُ الْعُجْبُ هَلَکَ"
"جس میں بھی خود پسندی داخل ہوئی وہ ہلاک ہوا"۔
میں (جناب عبد العظیم) نے عرض کہ فرزند رسول- مزید فرمائیے فرمایا امیر المومنین-کا ارشاد ہے۔
"مَنْ اَیْقَنَ بِالْخَلْفِ جَادَ بِالْعَطِیَّةِ"
"جو اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ دے رہا ہے اس کا عوض و بدلہ اس کی جگہ آئے گا تو وہ عطا کرنے میں جواں مردی سے کام لے گا۔ کیونکہ جانتا ہے کہ اس عطا کا بدلہ اسے ضرور ملے گا"
مصنف (شیخ عباس قمی) فرماتے ہیں بعض شعراء نے حضرت امیر المومنین-کی مدح میں اسی مطلب کی طرف اشارہ کیا ہے۔

"جَادَ بِالْقُرْصِ مَلاءَ جَنْبَیْهِ
وَعَافَ الطَّعَامِ وَ هُوَ سَغُوْبٌ

فَاَعَادَ الْقُرْصُ الْمُنِيْرُ عَلَيْهِ

اَلْقَرْضَ وَالْمُقْرِضَ الْكِرَامَ كَسُوْبٌ"

حضرت امیر المومنین-نے جو کہ روٹی بخشی اس حال میں کہ حضرت کے پہلو بھوک سے پر تھے اور حضرت کھانا پسند نہ فرمارہے تھے سائل کی وجہ سے، پس چونکہ روٹی ٹکیہ سائل کو دی اس کے بدلے میں سورج کی ٹکیہ آسمان پر حضرت-کیلئے پلٹ آئی پس قرض دینے والا کریم شخص کمانے والا اور نفع اٹھانے والا ہے۔

نقل ہوا ہے کہ جناب امیر المومنین-نے کھجوروں کے درختوں کو پانی دیا اس کے عوض ایک مد (تقریباً ۱۴ چھٹانک) جو ملے ان کو پیسا گیا اور روٹی پکائی گئی جب اس روٹی سے افطار کرنا چاہا تو سائل نے آواز دی حضرت نے وہ روٹی اس کو دے دی اور خود رات کو بھوکے سوئے۔

جناب عبدالعظیم نے کہا میں نے عرض کی فرزند رسول-مزید فرمائیے حضرت امام محمد تقی-نے فرمایا حضرت امیر المومنین-نے فرمایا ہے۔

"مَنْ رَضِیَ بِالْعَافِیَةِ مِمَّنْ دُوْنَه رَزَقَ السَّلَامَةَ مِمَّنْ فَوْقَه"

"جو اپنے سے کم (اپنے ماتحت) آدمی کی عافیت اور سلامتی پر راضی اور کواش ہوا تو اس کو اپنے سے اوپر والے آدمی (افسر) کی طرف سے سلامتی نصیب ہوگی"۔

عبدالعظیم نے فرمایا کہ میں نے اس وقت امام محمد تقی-کی خدمت میں عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے یہ کافی ہے۔

(امالی شیخ صدوق۔ص ۳۶۲)

چھتیسویں حدیث

عقائد حضرت عبدالعظیم

رَوَیَ فِیْ کِتَابِ التَّوْحِیْدِ بِاَسْنَادِه عَنْ عَبْدِالْعَظِیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَسَنِیْ رَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی سَیِّدِیْ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِمُ السّلَامُ فَلَمَّا بَصَرَ بِیْ قَالَ لِیْ مَرْحَبًا بِکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَنْتَ وَلِیُّنَا حَقًّا قَالَ فَقُلْتُ لَه یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَعْرَضَ عَلَیْکَ دِیْنِیْ فَاِنْ کَانَ مَرْضِیًّا مَشَیْتُ عَلَیْهِ حَتّٰی اَلْقَی اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ هَاتَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَقُوْلُ:

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَاحِدٌ لَيْسَ كَمِثْلِه شَيْءٌ خَارِجٌ مِنَ الْحَدَّيْنِ حَدِّ الْاَبْطَالِ وَ حَدِّ التَّشْبِيْهِ وَ اِنَّه لَيْسَ بِجِسْمٍ وَ لا بِصُوْرَةٍ وَ لا عَرَضَ وَ لا جَوْهَرٍ بَلْ هُوَ مُجَسِّمُ الْاَجْسَامِ وَ مُصَوِّرُ الصُّوَرِ وَ خَالِقُ الْاَعْرَاضِ وَ الْجَوَاهِرِ وَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَالِكُه وَ جَاعِلُه وَ اِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه وَ رَسُوْلُه وَ خَاتِمُ النَّبِيِّنَ فَلا نَبِيَّ بَعْدَه اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ

وَاَقُوْلُ: اِنَّ الْاِمَامَ وَ الْخَلِيْفَةَ وَ اِلَی الْاَمْرِ مِنْ بَعْدِه اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ ثُمَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهُمَا السَّلامُ ثُمَّ عَلِيَّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهُمَا السَّلامُ ثُمَّ مُحَمَّدَ بْنِ عَلِيّ عَلَيْهُمَا السَّلامُ ثُمَّ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهُمَا السَّلامُ ثُمَّ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهُمَا السَّلامُ ثُمَّ عَلِيَّ بْنَ مُوْسَی عَلَيْهُمَا السَّلامُ ثُمَّ مُحَمَّدَ بْنِ عَلِيّ عَلَيْهُمَا السَّلامُ ثُمَّ اَنْتَ يَامَوْلایَ

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلامُ: وَ مِنْ بَعْدِی الْحَسَنُ ابْنِيْ فَكَيْفَ لِلنَّاسِ بِالْخُلْفِ مِنْ بَعْدِه؟

قَالَ فَقُلْتُ وَ كَيْفَ ذٰلِكَ يَا مَوْلایَ؟

قَالَ:"لِاَنَّه لايُرٰی شَخْصُه وَلا يَحِلُّ ذِكْرُه بِاسْمِه حَتّٰی يَخْرُجُ فِيَمْلاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّظُلْمًا"

قَالَ فَقُلْتُ اَقْرَرْتُ وَاَقُوْلُ اِنَّ وَلِيَّهُمْ وَلِيَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّهُمْ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ طَاعَتَهُمْ طَاعَةُ اللّٰهِ وَ مَعْصِيَّتَهُمْ مَعْصِيَّةُ اللّٰهِ

وَ اَقُوْلُ: اِنَّ الْمِعْرَاجَ حَقٌّ وَ اِنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَ اِنَّ النَّارَ حَقٌّ وَ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَ الْمِيْزَانَ حَقٌّ وَ اِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لارَيْبَ فِيْهَا وَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِيْ قُبُوْرٍ

وَّ اَقُوْلُ: اِنَّ الْفَرَائِضَ الْوَاجِبَةَ بَعْدَ الْوَلايَةِ اَلصَّلٰوةُ وَ الزَّكٰوةُ وَ الصَّوْمُ وَ الْحَجُّ وَ الْجِهَادُ وَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهِیُ عَنِ الْمُنْكَرِ

فَقَالَ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهُمَا السَّلامُ يَا اَبَا قَاسِمٍ هٰذَا وَ اللّٰهِ دِيْنُ الَّذِیْ ارْتَضَاهُ الْعِبَادِ فَاثْبُتْ عَلَيْهِ ثَبَّتَکَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَا لْاٰخِرَةَ

(اکمال الدین و اتمام النعمۃ کتاب التوحید جلد۲ ۳۷۹)

ترجمہ:

شیخ صدوق وغیرہ نے حضرت عبدالعظیم سے روایت کی ہے میں نے اپنے آقا حضرت امام علی نقی-کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا: مرحبا اے ابو قاسم تو ہمارا حقیقی ولی ہے۔

میں نے عرض کی اے فرزند رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) میں چاہتا ہوں کہ اپنا دین آپ کے سامنے پیش کروں اگر آپ کو پسند ہوا تو قیامت تک اس پر ثابت قدم رہوں گا۔

حضرت امام نقی-نے فرمایا: اپنا دین بیان کر۔

میں نے کہا :میں کہتا ہوں کہ خدا یکتا و یگانہ ہے اس کی مثل کوئی چیز نہیں خدا ابطال اور حد تشبیہ سے خارج ہے (یعنی نہ اس طرح ہے کہ کچھ بھی ہو اور نہ اس طرح ہے کہ کسی چیز کا مشابہ ہو)جسم و صورت اور جوہر و عرض نہیں ہے بلکہ ان کو پیدا کرنے والا ہر چیز کا پالنے والا اور مالک ہے اور ہر چیز کو اس نے عدم سے وجود عطا کیا ہے۔

اور میں کہتا ہوں کی محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں اور قیامت تک کوئی پیغمبر نہیں آئے گا اور حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی شریعت تمام شریعتوں کی آخری شریعت ہے اور اس کے بعد قیامت تک کوئی شریعت نہیں ہے

اور میں اقرار کرتا ہوں کہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے بعد امام، خلیفہ اور ولی امیر المومنین علی-ابن ابی طالب ہیں ان کے بعد امام حسن- ان کے بعد امام حسین-ان کے بعد ابن الحسین زین العابدین- ان کے بعد محمد ابن علی الباقر+ ان کے بعد جعفر ابن محمد صادق + پھر موسی ابن جعفر کاظم+ ان کے بعد علی ابن موسیٰ رضا-پھر محمد ابن علی + ہیں اور ان بزرگو کے بعد اے میرے مولا آپ ہیں۔

پس امام نے فرمایا کہ میرے بعد میرا بیٹا امام حسن عسکری- ہے پھر فرمایا(معلوم ہے) اس امام کے بعد اس کے خلیفہ کے زمانے کے لوگ کس طرح ہوں گے؟

میں نے عرض کی مولا کس طرح ہوں گے؟

حضرت نے فرمایا: "زمین ظلم و جور سے پر ہو چکی ہوگی کیونکہ لوگ اپنے امام کو دیکھ نہ سکیں گے۔ اور نہ ان کیلئے امام کا نام لینا جائز ہوگا(کہ کہیں ذات امام- کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے) یہ سلسلہ جارہی رہے گا یہاں تک کہ امام کا ظہور ہوگا اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کردیں گے"۔

میں عرض کیا کہ میں امام حسن عسکری-اور ان کے خلف (فرزندو جانشین) کا اقرار کرتا ہوں اور قائل ہوتا ہوں ان بزرگواروں کا دوست خدا کا دوست ہے اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے اور ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے ۔

اور یہ(اقرار کرتا ہوں) کہ معراج حق ہے قبر میں سوال ہونا حق ہے اور یہ کہ جنت حق ہے اور جہنم حق ہے اور صراط حق ہے اور میزان حق ہے اور قیامت کے آنے میں شک نہیں ہے اور خداوند عالم قبر والوں کو زندہ کرکے اٹھائے گا۔

اور میں قائل ہوں کہ ولایت (یعنی خدا، رسول اور آئمہ٪ کی دوستی) کے بعد نماز، زکوۃ،روزہ،حج، جہاد، خمس، امربالمعروف، اور نہی عن المنکر سب کے سب فرض ہیں۔

پس امام علی نقی-نے فرمایا: خدا کی قسم یہ خدا کا دین ہے جس کو خدا نے اپنے بندوں کیلیئے پسند فرمایا ہے اور تو اسی عقیدے پر ثابت قدم رہ خداوند عالم نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے اور اسی عقیدے پر ثابت قدم رہ خداوند عالم تمہیں دنیاوی اور آخروی زندگی میں قول ثابت (وحق) پر ثابت قدم رکھے۔

سینتیسویں حدیث

قناعت کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هَاشِمِ الْجَعْفَرِیْ قَالَ اَصَابَتْنِیْ ضَیْقَةٌ شَدِیْدَةٌ فَسِرْتُ اِلٰی اَبِیْ الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا السَّلامُ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَیْهِ فَاَذِنَ لِیْ فَلَمَّا جَلَسْتُ قَالَ یَا اَبَا هَاشِمٍ اَیُّ نِعَمِ اللهِ عَلَیْکَ تُرِیْدُ اَنْ تُؤَدِّیْ شُکْرَهَا قَالَ اَبُوْ هَاشِمٍ فَوَجَمْتُ فَلَمْ اَدْرِ مَا اَقُوْلُ فَابْتَدِئَنِیْ عَلَیْهِ السَّلامُ فقَالَ رِزْقُکَ الْاِیْمَانَ فَحَرَّ مَ بَدَنَکَ عَلَی النَّارِ وَ رَزَقَکَ الْعَافِیَّةِ فَاَعَانَتَکَ عَلَی الطَّاعَةِ وَ رَزَقَکَ الْقُنُوْعِ فَصَنَکَ عَنِ التَّبَذُّلِ یَا اَبَا هَاشِمٍ اِنَّمَا اِبْتَدَئْتُکَ بِهٰذَا لِاَنِّیْ ظَنَنْتُ اَنَّکَ تُرِیْدُ اَنْ تَشْکُوَ اِلٰی مَنْ فَعَلَ بِکَ هٰذَا وَ قَدْ اَمَرْتُ لَکَ بِمِائَةِ دِیْنَارٍفَخُذْهَا

(الدمعۃ اساکبۃ جلد۸ صفحہ ۱۳۷،

امالی شیخ صدوقصفحہ ۳۳۶ حدیث ۱۱)

ترجمہ:۔

شیخ صدوق نے ابو ہاشم جعفری سے روایت نقل کی ہے جس وقت مجھ پر فقر و فاقہ (غربت و تنگدستی) نے سختی کی تو امام علی نقی-کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا: اے ابو ہاشم تو خدا کی عطا کی ہوئی کون سی نعمت کا شکر ادا کر سکتا ہے؟

ابو ہاشم کہتا ہے کہ مجھے سمجھ میں نہ آیا کہ کیا جواب دوں؟ پس خود حضرت نے ابتدا فرمائی اور فرمایا کہ اس نے تجھے ایمان نصیب کیا جس کی وجہ سے اس نے تیرے بدن کو آگ پر حرام کیا اور تجھے عافیت عطا کی جس نے اطاعت کرنے میں تیری مدد کی اور تجھے قناعت عطا کی جس کی وجہ سے تیری عزت آبرو محفوظ رکھی۔ اے ہاشم اس لئے میں نے ابتدا کرتے ہوئے تجھے یہ کہا ہے میرا گمان تھا کہ تو ایسی ذات کی میرے سامنے شکایت کرنا چاہتا ہے جس نے تجھے یہ سب نعمتیں دی ہیں اور میں نے حکم دیا ہے کہ ایک سو سرخ دینار تجھے دیئے جائیں اور انہیں لے لے۔

مرحوم مصنف (شیخ عباس قمی) فرماتے ہیں اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایمان خدا کی نعمتوں سے عظیم نعمت ہے اور ہے بھی اسی طرح کیونکہ تمام اعمال کی قبولیت کا دارومدار ایمان پر ہے اور اس کے بعد عافیت ہے۔ روایت میں ہے کہ پیغمبر اکرم (صلی

اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے کسی نے پوچھا اگر میں شب قدر کو پا لوں تو خدا سے اس رات کیا مانگوں تو حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا کہ:

"عافیت مانگو اور عافیت کے بعد قناعت کی نعمت"

اس آیت شریفہ کے ذیل میں روایت ہوئی۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّه حَيٰوةً طَيِّبَةً(سورہ نحل۹۷)

اس آیت شریفہ کا ظاہری معنی یہ ہے کہ جو عمل صالح (یعنی شائستہ کردار) رکھتا ہو (چاہے مرد ہو یا عورت) اور مومن ہو بغیر ایمان کے جزاء کا استحقاق پیدا نہیں ہوتا) تو یقینا ہم اسے دنیا میں اچھی زندگی دیں گے۔

معصوم -سے سوال پوچھا کہ یہ حیات طیبہ کیا ہے؟ فرمایا: قناعت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق -سے بھی نقل ہوا ہے کہ

" تھوڑی چیز پر قناعت کرنے سے زیادہ فائدہ مند مال اور کوئی نہیں ہے"۔

نقل ہوا ہے کہ کسی دانا سے پوچھا گیا تو نے سونے سے بہتر کوئی چیز دیکھی ہے؟ اس نے کہا ہاں! قناعت ۔

اسی لحاظ سے حکماء کا کلام ہے کہ

" اِسْتَغْنَائُکَ عَنِ الشَّیْءِ خَیْرٌ مِنْ اِسْتَغْنَاکَ بِه"

"کسی چیز کے ملنے کی وجہ سے تیرا بے نیاز ہونا اس سے بہتر ہے کہ تو خود اس چیز سے بے نیاز ہو جائے"۔

دیو جانس یونان کے بزرگ حکماء میں سے تھا اور ایک فقیر قسم کا اور زاہد قسم کا آدمی تھا اس نے کوئی چیز جمع نہیں کی تھی حتی کہ اپنے رہنے کیلئے گھر تک نہیں بنایا تھا ایک دفعہ جب سکندر نے اسے اپنی محفل میں آنے کی دعوت دی تو حکیم نے سکندر کے ایلچی سے کہا کہ سکندر سے کہنا کہ جس چیز نے تجھے میرے پاس آنے سے روکا ہے وہ تیری سلطنت اور بادشاہت ہے اور مجھے میری قناعت نے روکا ہے۔

مرحوم نوری کے اشعار کا ترجمہ

میں نے دیکھا کی تونگری کی جڑ قناعت ہے تو میں نے اس کا دامن پکڑ لیا نہ کوئی مجھے کسی کے دروازے پر دیکھتا ہے اور نہ ہی کسی دروازے پر لیچڑ پن (سوال و جواب) کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ پس میں نے بغیر درہم و دینار کے امیروں جیسی زندگی گزاری ہے اور لوگوں کے پاس سے بادشاہوں کی طرح (بے پرواہ ہو کر) گزرتا ہوں۔

امام رضا -کے اشعار کا ترجمہ:

میں نے لوگوں کے پاس حاجت کے لے جانے سے دامن بچا کر تو نگری کا لباس پہنا ہے اور سر بلندی کے ساتھ شام کی۔ اور دن گزارا ہے۔ میں انسانوں کے ساتھ مشابہ لوگوں سے انس ہے۔ جب میں نے مال دار کو تکبر کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی اس کے حال سے مایوسی اور بے پرواہی کے ساتھ اس سے متکرانہ سلوک کیا ہے (مشہور ہے کہ متکبر کے ساتھ تکبر سے پیش آنا عبادت ہے)۔ نہ ہی میں نے نادار شخص پر اس کی غربت کی وجہسے فخر و مباہات کیا ہے اور نہ ہی اپنی ناداری کی وجہ سے کسی کے سامنے سر جھکا ہوں۔

اڑتیسویں حدیث

گالی غلوچ اور بدزبانی کی مذمت میں

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلامُ قَالَ:

"اِنَّ مِنْ عَلامَاتِ شِرْکِ الشَّیْطَانِ الَّذِیْ لایُشَکُّ فِیْہِ اَنْ یَکُوْنَ فَحَاشًا لَّا یُبَالِیْ مَا قَالَ وَلا مَا قِیْلَ فِیْہِ"

(اصول کافی جلد۴ صفحہ ۱۴)

ترجمہ :۔

مرحوم شیخ کلینی نے امام جعفر صادق-سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا:

"بے شک شیطان کی شرکت کی علامت یہ ہے کہ انسان بہت زیادہ بد زبان ہو۔ اس کو پروا نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے یا اسے کیا کہا جارہا ہے (وہ کسی کو گالی دے یا کوئی اسے گالی دے تو اس کوئی پرواہ نہ ہو)"۔

مولف (شیخ عباس قمی) فرماتے ہیں بد زبان آدمی کے بارے میں بہت سی روایات ہیں بلکہ بعض روایات میں آیا ہے کہ خداوند عالم نے ہر زبان، بے شرم و بے حیاء پر بہشت کو حرام کیا ہے جسے پرواہ نہ ہو کہ وہ لوگوں کو کیا کہہ رہا ہے اور لوگ اسے کیا کہہ رہے ہیں۔ پس اگر آپ ایسے آدمی کی تفتیش کریں تو آپ اسے یا حرامزادہ پائیں گے یا اس میں شیطان کا حصہ ہوگا اور حدیث میں ہے "خداوند عالم گالی دینے والے بے شرم کو دشمن رکھتا ہے اور یہ کہ اگر گالی کسی شکل و صورت میں آجائے تو بری شکل والی ہوگی اور مسلمان کو گالی دینا سبب بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی روزی میں برکت ختم کردے اور خداوند عالم اسے اس کے حال پہ چھوڑ دیتا ہے اور اس کی معیشت کو خراب کردیتا ہے"۔

روایت ہے کہ امام جعفر صادق-کا ایک دوست تھا جو ہمیشہ حضرت کے ساتھ رہتا اور جدا نہ ہوتا تھا ایک دن اس نے اپنے غلام سے کہا اے زناء کار عورت کے بچے تو کہاں تھا؟

جب حضرت نے یہ بات سنی تو اپنے ہاتھ کو پیشانی پر مارا اور فرمایا کہ سبحان اللہ تو اس کی ماں کو زناء کی نسبت دے رہا ہے ؟ میں تو تجھے پرہیز گار آدمی سمجھتا تھا اور اب دیکھتا ہوں کہ تو تقویٰ و پرہیز گاری نہیں رکھتا ۔

اس نے عرض کی آپ- پر قربان جاؤں اس کی ماں سندیہ مشرکہ ہے۔

حضرت امام- نے فرمایا: تجھے معلوم نہیں کہ ہر قوم میں نکاح ہوتا ہے؟ مجھ سے دور ہو جا۔

راوی کہتا ہے اس کے بعد میں نے اس کو حضرت امام- کی شہادت تک حضرت امام- کے ساتھ نہ دیکھا ۔ حتیٰ کہ موت نے حضرت اور اس شخص کے درمیان جدائی ڈال دی۔

انتالیسویں حدیث

پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر صلوٰۃ بھیجنے کے بارے میں

عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلامُ اِنَّه قَالَ:

"اِذَا ذُكِرَ النَّبِيْ (صلی الله علیه و آله وسلم) فَاَكْثِرُوْا الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَاِنَّه مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ (صلی الله علیه و آله وسلم) وَ اَلْفَ صَلٰوةٍ فِيْ اَلْفِ صَفٍّ مِنَ الْمَلائِكَةِ وَ لَمْ يَبْقِ شَیْءٌ مِمَّا خَلَقَهُ اللّٰهُ اِلَّا صَلّٰى عَلَى الْعَبْدِ لِصَلٰوةِ اللّٰهِ وَ صَلٰوةِ مَلائِكَتِهِ فَمَنْ لَمْ يَرْغَبُ فِيْ هٰذَا فَهُوَ جَاهِلٌ مَغْرُوْرٌ قَدْ بَرَءَ اللّٰهُ مِنْهُ وَ رَسُوْلُه وَ اَهْلُ بَيْتِه"

(اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۲۴۹)

ترجمہ :۔

شیخ کلینی نے امام جعفر صادق- سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نے فرمایا :

"جب پیغمبر(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا ذکر ہو تو آپ(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر بہت زیادہ صلوٰۃ بھیجو ۔ پس تحقیق جو بھی حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا اس شخص پر فرشتوں کی ہزار صفوں میں ہزار مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا۔ پس خدا اور فرشتوں کی صلوٰۃ کی وجہ سے کوئی مخلوق باقی نہیں رہے گی مگر یہ خدا اور فرشتوں کی صلوٰۃ کی وجہ سے اس شخص پر صلوٰۃ بھیجے گی۔ پس جو آدمی اس میں رغبت نہ کرے گا وہ جاہل اور مغرور ہوگا اس شخص سے خدا او اس کا رسول(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور اہل بیت رسول٪ بیزار ہیں"۔

مولف (شیخ قمی) فرماتے ہیں شیخ صدوق نے کتاب معانی الاخبار میں نقل کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق- نے "اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَه يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا"(سورہ احزاب ۵۶)" کے معنی کے بارے میں فرمایا :

"خدا کی طرف سے صلوٰۃ ایک رحمت ہے اور ملائکہ کی طرف سے صلوٰۃ ایک تزکیہ اور لوگوں کی طرف سے صلوٰۃ ایک دعا ہے"۔

اور اسی روایت میں ہے کہ راوی نے کہا کہ ہم کس طرح محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) وآلِ محمدؑ پر صلوٰۃ بھیجیں حضرت- نے فرمایا کہ اس طرح کہو۔

"صَلٰوتُ مَلائِكَتِه وَ اَنْبِيَائِه وَ رُسُلِه وَ جَمِيْعُ خَلْقِه عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ السّلامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُه"

" اللہ تعالیٰ لہ صلوٰۃ، فرشتوں، انبیاء رسولوں اور تمام مخلوقات کی صلوٰۃ ہو محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) وال محمدؑ پر۔ اور پیغمبر اور ان کی آل پر سلام ہو اور رحمت و برکات ہو"۔

راوی نے عرض کیا جو آدمی یہ صلوٰۃ پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر بھیجے اس کا ثواب کیا ہے؟ حضرت- نے فرمایا: اس کا ثواب گناہوں کو اس طرح پاک کرتا ہے جس طرح ماں سے پیدا ہوا تھا۔

چالیسویں حدیث

امام موسیٰ کاظم- کا معجزہ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِيْنٍ قَالَ اِسْتَدْعَى الرَّشِيْدُ رُجُلااًا يُبْطِلُ بِه اَمْرَ اَبِيْ الْحَسَنِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلامُ وَ يُخْجِلُه مُعْزِمٌ

فَلَمَّا اُحْضِرَتِ الْمَائِدَةُ عَمِلَ نَامُوْسًا عَلَى الْخُبْزِ فَكَانَ كُلَّمَا رَامٍ اَبُوْ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلامُ رَغِيْفًا مِنَ الْخُبْزِ طَارَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ اسْتَقَرَّ هَارُوْنُ الْفَرْحُ وَ الضّحْكُ لِذَالِكَ فَلَمْ يَلْبَثْ

اَبُوْ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلامُ اَنْ رَفَعَ رَاسَه اِلٰى مُصَوّرٍ عَلٰى بَعْضِ السُّتُوْرِ فَقَالَ لَه يَا اَسَدَ اللهِ خُذْ عَدُوَّ اللهِ

فَوَثَبَتْ تِلْكَ الصُّوْرَةُ كَاَعْظَمِ مَا يَكُوْنُ مِنَ السَّبَاعِ فَافْتَرَسَتْ ذَالِكَ الْمُعْزِمَ فَخَرَّ هَارُوْنُ وَ نُدَمَائُه عَلٰى وُجُوْهِهِمْ مَغْشِيًّا عَلَيْهِمُ وَ طَارَتْ عُقُوْلُهُمْ خَوْفًا مِنْ حَوْلِ مَا رَاَوْهُ

فَلَمَّا اَفَاقُوْا مِنْ ذَالِكَ بَعْدَ حِيْنٍ قَالَ هَارُوْنُ اَبِيْ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلامُ اِسْئَلَكَ بِحَقِّىْ عَلَيْكَ لَمَّا سَأَلْتَ الصُّوْرَةَ اَنْ تَرُدَّ الرَّجُلَ

فَقَالَ اِنْ كُنْتَ عَصَا مُوْسٰى رَدَّتْ مَا اِبْتَلَعَتْهُ مِنْ حِبَالِ الْقَوْمِ وَ عَصِيْهِمْ فَاِنْ هٰذِهِ الصُّوْرَةُ تَرُدُّ مَا اِبْتَلَعَتْهُ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ

(مناقب شہر آشوب جلد ۴ صفحہ ۲۹۹،

القطرہ صفحہ ۲۲۲)

ترجمہ:۔

علی ابن یقطین کہتے ہیں کہ ہارون الرشید نے ایک جادو گر بلایا تاکہ امام موسیٰ کاظم-کی امامت کے مسئلے کو باطل کر دکھائے اور امام-کو اس مجمع میں شرمندہ کرے تو ایک جادوگر نے یہ قبول کرلی کہ میں ایسا کروں گا۔

جب دسترخوان اور کھانا لایا گیا تو اس نے مرد نے حیلہ گری اور جادو سے کام لیا حضرت- جب بھی روٹی کا لقمہ لینے کا ارادہ فرماتے تو وہ روٹی کا لقمہ لینے کا ارادہ فرماتے تو وہ روٹی حضرت- کے سامنے اڑجاتی (غائب ہو جاتی) ہارون اس بات سے خوش ہوا اور ہنسنے لگا اتنا خوش ہوا کہ اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا اور ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔

پس حضرت-نے فوراً اپنے سر کو شیر کی تصویر کی طرف بلند فرمایا جو اس مکان کے پردوں پر بنی ہوئی تھی اور فرمایا اے اللہ کے شیر اللہ کے دشمن کو پکڑ لے۔

پس وہ بہت بڑے شیر کی طرح جھپٹی اور اس جادوگر کو پھاڑ ڈالا۔ ہارون اور اس کے ساتھی اس عظیم امر کو دیکھ کر بے ہوش ہو کر منہ کے بل گر پڑے اور اس کی ہولناکی کی وجہ سے ان کی عقلیں اڑ گئیں۔

جب کچھ دیر بعد ہوش میں آئے تو ہارون نے امام-کی خدمت میں عرض کی کہ میں آپ- سے درخواست کرتا ہوں اس حق کی وجہ سے جو میرا آپ کے ذمہ ہے کہ آپ-اس تصویر کو فرمائیں کہ وہ اس مرد کو واپس کردے۔

حضرت- نے فرمایا کہ اگر موسیٰ- کا عصا جادوگروں کی نگلی ہوئی رسیاں اور عصاء واپس کردیتا تو یہ بھی اس مرد کو واپس کرے گی۔

اس معجزے کے نقل کرنے والوں میں ایک شیخ بہائی بھی تھے جنہوں نے اس کو نقل کرنے کے بعد امام موسیٰ کاظم-اور امام محمد تقی-کی شان میں تین شعر کہے ہیں ۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

اے زوراء (مکان) کی طرف جانے والے تو مغرب کی طرف اس سرسبز باغ کی طرف جا، جب تجھے دو گنبد نظر آئیں تو اپنے جوتے اتار دے اور خضوع کا سجدہ کر انہی گنبدوں کے نیچے موسیٰ- کی آگ اور محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا نور ایک دوسرے کے سامنے ہیں۔

تمت بالخیر

والحمد اللہؒ

ہفتہ کی رات ۱۱ بجے ۶ مارچ ۱۹۹۹ء

جامعہ علمیہ ڈیفنس سوسائٹی فیز۴ کراچی

مشکلات کے حل کے لئے بارہ(۱۲) منقول دعائیں اور دو نمازیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

چند معتبر اور مختصر دعائیں اور دو نمازیں حل مشکلات قرض کی ادائیگی اور رزق میں وسعت کیلئے اس احقر(عباس قمی) نے انتخاب کی ہیں۔ ان کی تعداد بارہ ہے۔

پہلی دعا

پریشانی اور بیماری کے رفع ہونے کے لئے

کفعمی نے حضرت رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) خدا سے روایت کی ہے ایک آدمی نے حضرت(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی خدمت میں بیماری اور تنگدستی کی شکایت کی حضرت(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا کہ ہر فریضہ نماز کے بعد یہ پڑھو

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لا یَمُوْتُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃٍ وَ لا وَلَدًا وَ لَمْ یَکُنْ لَہ شَرِیْکٌ فِیْ الْمُلْکِ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہ وَلِیٌ مِنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا

میں نے توکل اس خدا پر جو زندہ ابدی ہے اور ہرگز نہیں مرے گا اور حمد ستائش اس اللہ کیلئے جس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ کسی کو بیٹا۔ اور نہ اس کی کی حکومت میں کوئی شریک ہے اور نہ وہ کمزور و عاجز ہے کہ کوئی اس کا ولی و حامی ہو اور اس کی کبریائی بیان کرو کمال درجے کی کبریائی۔

دوسری روایت یہ ہے کہ حضور(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:جب بھی مجھے کوئی شدت و پریشانی آئی تو جبرائیل امین- انسان کی شکل میں میرے سامنے آئے اور کہا کہ یہ دعا پڑھئے اور احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ وسواس دل 'قرض' پریشانی اور بیماری کے دور کرنے کیلئے اس دعا کو بار بار پڑھئے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ اس دعا کے اول میں لاحَوْلَ وَ لاقُوَّۃَ بِاللّٰہِ(کوئی قدرت و توانائی بغیر خدا ممکن نہیں ہے) بھی مذکور ہے۔

دوسری دعا

ہمارے استاد ثقۃ الا سلام نوری نے عالم ربانی جناب الحاج ملا فتح سلطان آبادی سے نقل کیا ہے کہ جناب آخوند ملا محمد عراقی نہایت سختی اور پریشانی و بدحالی میں تھے کہ اور کسی بھی طرح حالات درست نہ ہو رہے تھے ایک رات خواب میں زیارت امام

زمانہ- سے شرفیاب ہوئے اور اپنے حالات کی سختی حضرت- کی خدمت میں عرض کی اور حضرت- سے اپنے کاموں کی اصلاح اور رزق میں وسعت کیلئے دعا چاہی۔ حضرت- نے اس کو سید سند حبر معتمد جناب آقائی سید محمد سلطان آبادی کا حوالہ دیا(یعنی حکم دیا کہ ان کے پاس جاو)جناب سید ملا محمد عراقی کو ایک دستور العمل بتایا جس کی وجہ سے تھوڑی سی مدت میں دنیا نے ان کی طرف رخ کرلیا اور اس سختی سے نکل آئے وہ دوستور العمل تین چیزیں ہیں۔

اول: صبح کی نماز کے بعد سینے پر ہاتھ رکھ کر ستر مرتبہ کہے یا فَتَّاحُ (یعنی اے بہت زیادہ دروازوں کو کھولنے والے)

دوم: (درج ذیل) ہمیشہ پڑھتا رہے

"لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِىْ لا يَمُوْتُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلا وَلَدًا وَ لَمْ يَكُنْ لَّه شَرِيْكٌ فِىْ مُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّه وَلِىٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا"

نوٹ (مندرجہ بالا دعا کا ترجمہ پہلی دعا میں لکھا جا چکا ہے)

سوم: صبح کی نماز کے بعد پڑھے

بِسْمِ اللهِ وَ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِه وَ اُفَوِّضُ اَمْرِىْ اِلَى اللهِ اِنَّ اللهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ اللهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا لا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَه وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَالِكَ نُنْجِىْ الْمُؤْمِنِيْنَ حَسْبُنَااللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةِ مِنَ اللهِ وَ فَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ مَاشَآءَ اللهُ لاحَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ مَاشَآءَ اللهُ لا مَاشَآءَ النَّاسُ مَاشَآءَ اللهُ وَ اِنْ كَرِهَ النَّاسُ حَسَبِىَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ حَسَبِىَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ حَسَبِىَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ حَسَبِىَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ حَسَبِىَ مَنْ هُوَ حَسَبِىْ حَسَبِىْ مَنْ لَّمْ يَزِلْ حَسَبِىْ حَسَبِىْ مَنْ كَانَ مُذْ كُنْتُ لَمْ يَزَلْ حَسَبِىْ حَسَبِىَ اللهُ لا اِلٰهَ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

خدا کے نام کے ساتھ اور خدا کا درود محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)وال محمد٪ پر اور میں اپنا کام خدا کے سپرد کرتا ہوں کہ بندوں کے حال کو خوب جانتا ہے پس خدا نے اس کو ان کی چالوں سے بچالیا اے ذات یکتا تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو منزہ ہے۔میں اپنے حق میں ستم کاروں میں سے ہوں پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اس کو غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں خدا ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اس طرح نعمت خدا اور فضل خدا سے فیضیاب ہوئے کہ کوئی برائی ان تک نہ پہنچی ۔ وہی ہوتا ہے جو چاہتا ہے کوئی قدرت و طاقت خدا کی قدرت کے علاوہ نہیں جو خدا چاہتا وہی ہوتا ہے نہ کہ جو لوگ چاہیں جو خدا چاہتا وہی ہوتا ہے اگرچہ کہ لوگ نہ چاہیں پالنے والا میرے لئے کافی ہے پلنے والوں سے خالق والوں سے میرے لئے کافی ہے مخلوقات سے رزق دینے والا میرے لئے کافی ہے رزق کھانے والے سے تمام جہانوں کا پالنے والا میرے لئے کافی ہے کافی ہے میرے لئے کافی ہے۔ کافی ہے میرے لئے جو ہمیشہ سے کافی ہے میرے لئے کافی ہے میرے لئے میں جب سے ہوں اور

جب تک ہوں اور جب تک ہوں کافی ہے میرے لئے کافی ہے میرے لئے اللہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں اس پر بھروسہ کیا اور وہ باعظمت عرش کا پروردگار ہے ۔

تیسری دعا

کشائش و آسودگی کے دروازے کھولنے کے لئے

شیخ ابن فہد اور دوسروں نے روایت کی ہے کہ ایک مردنے امام موسیٰ کاظم- کی خدمت میں شکایت کی کہ میرا کاروبار بند ہوگیا ہے جو کام بھی کرتا ہوں فائدہ حاصل نہیں ہوتا جس کام کو شروع کرتا ہوں وہ مکمل نہیں ہوتا ۔ حضرت- نے فرمایا صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ پڑھو۔

"سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمَ وَ بِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَسْئَلُہ مِنْ فَضْلِہ"

"منزہ ہے اللہ جو عظیم اور اسی کی حمد و ستائش ہے میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں اس سے اس کے فضل کا سوال کرتا ہو"

روای کہتا ہے کہ تھوڑا عرصہ اس کو میں نے باقاعدہ پڑھا تو ایک دیہات سے کچھ لوگ میرے پاس آئے جنہوں نے مجھے خبر دی کہ تیری قوم کا ایک آدمی مرگیا ہے جس کا تیرے علاوہ کوئی وارث نہیں ہے پس بہت سا سامان میرے ہاتھ لگا اور ابھی تک میں بے نیاز ہوں۔ اصول کافی اور مکارم اخلاق میں روایت ہے کہ ایک آدمی امام موسیٰ کاظم- سے عرض کی کہ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیں جو دنیا اور آخرت دونوں کو اپنے اندرلئے ہوئے ہو اور آسمان بھی ہو حضرت نے اسے یہ دعا تعلیم فرمائی کہ صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک پڑھے اس مسلسل پڑھی اور اس کی حالت اچھی ہوگئی۔

چوتھی دعا

شیخ کلینی نے امام جعفر صادق- سے روایت کی ہے کہ جو صبح اور مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ دعا پڑھے ۔

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لاحَوْلَ وَ لا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ "

اللہ کے نام ساتھ جو مہربان نہایت رحم کرنے ولاا ہے کوئی قدرت توانائی بغیر خدا کے نہیں جو بلند مرتبہ عظیم ہے

تو اللہ تعالیٰ ستر قسم کی بلائیں دور فرمائے گا جن میں سب سے آسان جذام ، دیوانگی اور باد ہے اگر شقی و بد بخت ہو گا تو اللہ تعالیٰ اشقیاء سے اس کا نام مٹا کو خوش بخت لوگوں میں لکھ دے گا۔

پانچویں دعا

دعائے مخزون

امام جعفر صادق- سے مروی ہے کہ تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام کو اس دعا کو پڑھو۔

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ دِرْعِکَ الْحَصِنَةِ الَّتِیْ تَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ تُرِیْدُ"

بارالہا مجھے اپنی اس مضبوط زرہ میں قرار دے جس میں تو جس کو چاہتا ہے قرار دیتا ہے

چھٹی دعا

طلب رزق

فریضہ نماز کے بعد سجدہ میں کہو۔

"یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَ یَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ اُرْزُقْنِیْ وَ ارْزُقْ عَیَالِیْ مِنْ فَضْلِکَ فَاِنَّکَ ذُوْالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ"

جن سے سوال کیا جاتا ہے ان سب سے بہتر ذات اور اے دینے والوں میں سب سے بہترین دینے والے۔ رزق عطا فرمائے مجھے اور رزق عطا فرما میرے عیال کو اپنے فضل سے۔ کیونکہ تو بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔

ساتویں دعا

کاموں میں تنگی سے نجات پانے، کاموں کے کھلنے اور شدت و سختی دور ہونے کے لئے

امام محمد تقی- سے مروی ہے کہ اس دعا کو ہمیشہ پڑھے۔

"یَامَنْ یَّکْفِیْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلا یَکْفِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ"

"اے وہ ذات جو ہر چیز سے کافی ہے اور کوئی چیز اس سے کافی نہیں مہم حاجت میں میری کفایت فرما"۔

آٹھویں دعا

حافظہ کے زیادہ ہونے کے لئے

ہر نماز کے بعد پڑھیں

"سُبْحَانَ مَنْ لایَعْتَدِیْ عَلٰی اَھْلِ مَمْلِکَتِه سُبْحَانَ مَنْ لا یَاخُذُ اَھْلَ الْاَرْضِ بِاَلْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّؤُفُ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَبَصَرًا وَفَھْمًا وَّعِلْمًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"

"پاک ہے وہ خدا جو اپنی مملکت پر کوئی ظلم نہیں کرتا پاک ہے وہ خدا جو اہل زمیں کو گرفتار نہیں کرتا گوناگوں عذابوں میں جس کے مستحق ہیں۔ پاک منزہ ہے خدائے مہربان اے خدا میرے دل میں نور معرفت نصرت ، فہم و دانش اور علم قرار دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے

۔"

نویں دعا

ایمان کے کامل ہونے اور تاحیات ایمان پر ثابت قدم رہنے کیلئے

اس دعا کو ہر واجب نماز کے بعد پڑھیں

"رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلِّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه نَبِيًّا وَّ بِالْاِسْلاَمِ دِيْنًا وَّ بِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَ بِالْكَعْبَةِ وَ بِعَلِيّ وَلِيًّا وَّ اِمَامًا وَّ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ آئِمَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ رَضِيْتُ بِهِمْ آئِمَةً فَارْضِنِيْ لَهُمْ اِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

"میں اللہ کے رب ہونے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے نبی ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور قرآن کے کتاب ہونے پر اور کعبہ کے قبلہ ہونے ہونے پر اور علی۔ کے ولی اور اپنے امام ہونے پر اور اسی طرح حسن (علیہ السلام)، حسین (علیہ السلام)، علی (علیہ السلام) ، ابن حسین (علیہ السلام) ، محمد ابن علی (علیہ السلام)، جعفر ابن محمد (علیہ السلام)، موسیٰ ابن جعفر (علیہ السلام)، علی ابن موسیٰ (علیہ السلام)، محمد بن علی (علیہ السلام)، علی ابن محمد (علیہ السلام)، حسن ابن علی (علیہ السلام) اور حجت ابن الحسن٪ (اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ ہو ان تمام حضرات پر) راضی ہوں ان کے آئمہ ہونے پر راضی ہوں خدایا میں ان کے آئمہ ہونے پر راضی ہوں پس ان کی نظر کرم مجھ پر فرما دے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے"۔

دسویں دعا

امام جعفر صادق۔ نے فرمایا کہ ظہر اور عصر کے درمیان محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) وال محمد٪ صلوت بھیجنا ستر رکعت کے برابر ہے اور جو جمعہ کے دن عصر کے بعد کہے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِيَاءِ الْمُرْضِيِّيْنَ بِفَضْلِ صَلَوَاتِکَ وَ بَارِکْ عَلَيْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِکَ وَ السَّلاَمُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَاَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُه"

خدایا محمد(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) وال محمدؑ پر اپنی رحمت نازل فرما وہ آل محمدؑ جو تیرے پسندیدہ اوصیاء ہیں اپنی فضل صلو)ت اور اپنی افضل ترین برکت ان پر نازل فرما اور ان پر سلام ہو اور ان کی ارواح پر سلام ہو اور ان کے اجسام پر سلام اور برکت خدا ہو۔

تو اس شخص کیلئے اس دن جن و انس کا عمل ہوگا۔(یعنی ان کے عمل کے برابر ہوگا)۔

گیارہویں دعا

مشائخ حدیث نے معتبر سند کے ساتھ امام جعفر صادق- سے نقل کیا ہے کہ ہر مسلمان پر فریضہ ہے کہ وہ طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے دس دس مرتبہ اس دعا کو پڑھے

"لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه لاشَرِيْکَ لَه لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ يُمِيْتُ وَ يُحْيِيْ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "

"سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کیلئے اور حمد بھی بس اسی کیلئے ہے وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے وہی زندہ کرتا ہے وہ ایسا زندہ ہے جس کے لئے موت نہیں تمام نیکی اسی کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔"

اور بعض روایات میں ہے کہ اگر کبھی ترک ہوجائے تو اس کی قضا بجا لائیں کیونکہ اس کا پڑھنا لازم ہے ۔

بارھویں دعا

غربت کے خاتمے اور تونگری کے رخ کرنے کیلئے

نقل ہوا ہے کہ ہر روز (۱۰۰) دفعہ "لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ" (اللہ کے علاوہ کوئی لائق نہیں جو بادشاہ ہے اور واضح کرنے والا ہے)اور اس کی تعداد تلاوت کے بارے میں تیس(۳۰) کی روایت بھی ہوئی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق- سے روایت ہوئی کہ جو نماز عصر کے بعد ستر(۷۰) مرتبہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرمائے گا اور امام محمد تقی- سے نقل ہوا ہے کہ جو نماز عصر کے بعد دس مرتبہ سورۃ القدر پڑھے تو قیامت کے دن اس کے لئے

خلائق کے عمل ہونگے اس دن میں جس دن پڑھے گا ۔ اور روایت میں ہے کہ "يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ" (اے جلالت و بذرگی والے) کا ذکر بہت زیادہ کرے۔

سختی اور تنگی کے خاتمے کیلئے نماز

امام جعفر صادق- سے منقول ہے کہ جب تم پر کوئی مشکل ہو جائے تو زوال آفتاب کے وقت دو رکعت نماز پڑھو اور اس کی پہلی میں سورہ حمد اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اوراِنَّا فَتْحًا مُّبِيْنًا سے يَنْصُرُكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا تک پڑھیں اور دوسری رکعت میں حمد، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اوراَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ پڑھیں۔

تونگری کیلئے اس نماز کا تجربہ ہوا ہے نماز کا طریقہ یہ ہے ۔ دو رکعت نماز اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد پندرہ مرتبہ لِاِ يْلٰفِ قُرَيْشٍ پڑھیں اور سلام پڑھنے کے بعد دس مرتبہ صلوت بھیجیں اور پھر سجدہ میں جائیں اور دس مرتبہ سجدہ میں پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَنْ خَلْقِكَ

بارالہا مجھے اپنے فضل کے ذریعہ اپنی مخلوق سے بے نیاز کردے

مولف فرماتے ہیں کہ ادائیگی کیلئے زیادہ استغفار کرنا اور سورہ قدر پڑھنا اور اس دعا کو پابندی کے ساتھ پڑھنا ۔

"اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ"

بارالٰہا! مجھے اپنے حلال کی ہوئی چیزوں کے ذریعہ اپنی حرام کی ہوئی چیزوں سے بے نیاز کر دے اور اپنے فضل کے ذریعہ اپنے علاوہ سب سے بے نیاز کر دے۔

ختم شد

فہرست

مقدمہ مولف.. 5

حدیث1-10 6

پہلی حدیث 6

اول وقت میں نماز کی فضیلت 6

دوسری حدیث 7

ماں کے ساتھ نیکی کرنا 7

تیسری حدیث.. 10

زکوٰۃ نہ دینے کا بیان 10

چوتھی حدیث 10

اصول اسلام.. 10

پانچویں حدیث.. 11

روزہ کی فضیلت کے بارے میں 11

چھٹی حدیث 12

والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور صلہ رحمی کرنا.. 12

ساتویں حدیث 13

نماز شب (تہجد) کی ترغیب.. 13

آٹھویں حدیث.. 15

غم نہ کرنے کے بارے میں.. 15

نویں حدیث.. 17

وہ افراد جن سے دوستی اور رفاقت نہیں کرنی چاہیئے.. 17

دسویں حدیث 18

علم اور علماء کی فضیلت 18

حدیث11-20 21

گیارہویں حدیث.. 21

حیاء کی فضیلت 21

بارہویں حدیث 22

وصیت حضرت امام جعفر صادق- 22

تیرھویں حدیث.. 22

نامحرم عورت کی طرف نگاہ کرنے کی مذمت 23

چودھویں حدیث... 23

چار چیزوں کے چھپانے کے بارے میں... 23

پندرھویں حدیث.. 24

مومن کی حاجت پوری نہ کرنے کی مذمت 24

سولہویں حدیث 25

مومنین کو خوش کرنے کے بارے میں... 25

سترھویں حدیث 26

صلہ رحمی اور امانت کے بارے میں... 26

اٹھارہویں حدیث.. 27

روزگار زندگی میں حساب و کتاب رکھنے کے بارے میں 27

فائدہ 28
حکایت 28
انیسویں حدیث 29
جھوٹ کی مذمت 29
بیسویں حدیث 30
شراب پینے کی مذمت 30
حدیث21-30 32
اکیسویں حدیث 32
سود کی مذمت 32
بائیسویں حدیث 33
امام جعفر صادق-کی نصیحتوں کے بارے میں 33
تیسویں حدیث 34
زناء اور لواط کی مذمت 34
چوبیسویں حدیث 35
غیبت کی مذمت 36
پچیسویں حدیث 36
چغل خوری کی مذمت 36
چھبیسویں حدیث 37
اس گھر کے بارے میں جو امام جعفر صادق-نے اپنے ایک صحابی کو جنت میںخرید کر دیا 37
ستائیسویں حدیث 38

ابو بصیر کے ہمسائے کی توبہ 38
اٹھائیسویں حدیث 40
حضرت علی- کا واعظ و نصیحت کرنا 40
انتیسویں حدیث 41
امام جعفر صادق- نے ایک آدمی کو اس کے ضمیر کی خبر دی 41
تیسویں حدیث 42
صلہ رحمی 42
حدیث31-40 44
اکتیسویں حدیث 44
نماز کو اہمیت نہ دینے کی مذمت 44
بتیسویں حدیث 44
دینی بھائی کی حاجت برآری 44
تینتیسویں حدیث 45
خاموشی کی مدح 45
چونتیسویں حدیث 45
ان لوگوں کے بارے میں جو انسانیت سے دور ہیں 45
پینتیسویں حدیث 47
امیر المومنین- کی فرمائش 47
چھتیسویں حدیث 51
عقائد حضرت عبدالعظیم 51

سینتیسویں حدیث 54
قناعت کی فضیلت 54
مرحوم نوری کے اشعار کا ترجمہ........ 55
امام رضا-کے اشعار کا ترجمہ:........ 55
اڑتیسویں حدیث 56
گالی غلوچ اور بدزبانی کی مذمت میں 56
انتالیسویں حدیث 57
پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) پر صلوٰۃ بھیجنے کے بارے میں 57
چالیسویں حدیث 58
امام موسیٰ کاظم-کا معجزہ 58
مشکلات کے حل کے لئے بارہ(۱۲) منقول دعائیں اور دو نمازیں........ 60
پہلی دعا 60
پریشانی اور بیماری کے رفع ہونے کے لئے 60
دوسری دعا 60
تیسری دعا........ 62
چوتھی دعا 62
پانچویں دعا 62
دعائے مخزون........ 63
چھٹی دعا 63
طلب رزق 63

ساتویں دعا 63
کاموں میں تنگی سے نجات پانے، کاموں کے کھلنے اور شدت و سختی دور ہونے کے لئے 63
آٹھویں دعا 63
حافظہ کے زیادہ ہونے کے لئے 63
نویں دعا 64
ایمان کے کامل ہونے اور تاحیات ایمان پر 64
ثابت قدم رہنے کیلئے 64
دسویں دعا 64
گیارہویں دعا 65
بارھویں دعا 65
غربت کے خاتمے اور تونگری 65
کے رخ کرنے کیلئے 65
سختی اور تنگی کے خاتمے کیلئے نماز 66